ماہنامہ بقیع کراچی
AUGUST 2019
304
Regd. # MC-1177

ترجمہ

إکرام الضیف

بنام

مہمان کی تکریم

تصنیف

علامہ ابو ابراہیم بن اسحاق حربی بغدادی علیہ الرحمہ
متوفی ۲۸۵ھ

مقدمہ

ملت مفسرِ اعظم پاکستان مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمہ
متوفی ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰م

تحقیق ترجمہ و تحشیہ

ابو آصف علامہ محمد کاشف المدنی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

ترجمہ

إكرام الضيف

بنام

مہمان کی تکریم

تصنیف

علّامہ ابو ابراہیم بن اسحاق حربی بغدادی علیہ الرحمہ

متوفی ۲۸۵ھ

مقدمہ

فیضِ ملت، مفسرِ اعظم پاکستان مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی علیہ الرحمہ

متوفی ۱۴۳۱ھ / ۲۰۱۰م

تحقیق، ترجمہ و تحشیہ

ابو آصف علّامہ محمد کاشف المدنی مدظلہ العالی

جملہ حقوق بحق ادارہ، مترجم، محقّق و مخرّج محفوظ ہیں۔

نام کتاب	:	"إکرام الضیف" بنام مہمان کی تکریم
تصنیف	:	علّامہ ابو ابراہیم بن اسحاق حربی بغدادی
مقدمہ	:	فیضِ ملت مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی
تحقیق، ترجمہ و تحشیہ	:	ابو آصف علّامہ محمد کاشف المدنی
سن اشاعت	:	ذیقعدہ ۱۴۴۰ھ / اگست ۲۰۱۹ء
صفحات	:	۶۴
اشاعت نمبر	:	۳۰۴
تعدادِ اشاعت	:	۴۶۰۰
ناشر	:	جمعیّت اشاعت اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی

فون: 021-۳۲۴۳۹۷۹۹

خوشخبری: یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے۔

پیش لفظ

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم

نَحْمَدُہ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُولِہِ الْکَرِیْم

اعمال میں سے بعض وہ ہیں کہ عوام انہیں اہم شمار نہیں کرتے بلکہ مشاہدہ یہ ہے کہ ان کو سمجھتے بوجھتے ہوئے غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں حالانکہ عند الشرع وہ اعمال بہت عظیم ہوتے ہیں کہ ان کو بجالانا عظیم ثواب و فضیلت کا باعث ہوتا ہے جیسے مہمان نوازی کہ اس پر عظیم ثواب کے وعدے احادیثِ مبارکہ میں موجود ہیں جیسا کہ رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا" جو اپنے مسلمان بھائی کو کھلائے یہاں تک کہ اُس کا پیٹ بھر جائے اور اُسے پانی پلائے یہاں تک کہ اُس کی پیاس بجھ جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے ایسی سات خندقوں کے فاصلے جتنا دور کردیگا جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہو"

لہٰذا "مہمان نوازی" بھی اِن ہی موضوعات میں سے ایک موضوع ہے، جس پر علّامہ ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق حربی رحمہ اللہ نے" إکرام الضیف" کے نام سے رسالہ تحریر کیا جس سے احادیث کا انتخاب کرکے علّامہ کاشف المدنی صاحب نے ان کا ترجمہ کیا جسے میں نے "مہمان کی تکریم" کا نام دیا، فقیر نے اس ترجمہ کو مکمل پڑھا، بحمد اللہ اسے بہت مفید پایا۔

اور موصوف ایک عرصے سے جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) کے "دار الإفتاء النّور" میں تدریب کے سلسلہ میں میرے ساتھ کام

کرتے ہیں اورآپ نے رسالہ ہٰذا ادارہ جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان) کو شائع کرنے کے لئے دیا اور یہ تحریر پہلی بار اس ادارے کی طرف سے شائع ہو رہی ہے۔

لہٰذا ادارہ اس کو اپنے سلسلہ اشاعت نمبر۳۰۴ پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے ۔اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اپنے حبیب ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل موصوف کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور موصف کے علم میں بہت بہت برکتیں عطا فرمائے اور اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے۔آمین ثم آمین۔

کتبہ عبدہٗ

محمد عطاء اللّٰہ النعیمی غفرلہ

خادم الحدیث و الإفتاء بجامعۃ النور

جمعیت اشاعت اھلسنّت (پاکستان)

انتساب!

میں اپنی اس حقیر کاوش کو اپنے پیر و مرشد امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری دام ظلّہ العالی اوروالدین کریمین کے نام منسوب کرتا ہوں ،جن کی مربّیانہ و مشفقانہ تربیّت اور دعائیں اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں میری معاون رہیں اور اللہ تعالیٰ کا کرم اس دور میں میرے شامل حال ہے۔

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۝

اور اس کی نسبت اپنے استاذ محترم شیخ الحدیث والتفسیر رئیس دارالافتاء النّور مفتی عطاء اللہ نعیمی دام ظلّہ العالی کہ جن کی عظیم مشفقانہ تربیت کی برکت سے افتاء کی اس راہ میں چار سال سے ان کے فیض سے مستفیض ہوں اور اپنے محسنِ عظیم و استاذِ مشفق ابو ریحان مفتی عرفان المدنی دام ظلّہ العالی اور اپنے تمام محترم اساتذہ کرام اور عزیز ترین بہن بھائیوں اور اپنے اہل و عیال اور اپنے عزیز دوست خرم محمود سرسالوی صاحب اور فیضِ ملّت علیہ الرحمہ اور آپ کے ایک مرید کی طرف کرتاہوں۔

طالبِ دعا

ابو آصف محمد کاشف عطاری المدنی

حالاتِ مصنف

نام:

ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق حربی[1] بغدادی ہے۔

ولادت:

آپ کی ولادت 198 ہجری میں ہوئی۔

اساتذہ:

آپ کے اساتذہ میں سب سے بڑے استاذ ہوذہ بن خلیفہ اَکبر ہیں ان کے علاوہ عفّان بن مسلم، ابو نعیم ، عمرو بن مرزوق ، عبد اللہ بن صالح عجلی، ابو عمر حوضی، عمر بن حفص ، عاصم بن علی، مسدد بن مسرہد ، موسی بن اسماعیل منقری، شعیب بن محرز ، ابو عبید قاسم بن سلام ، احمد بن حنبل ، احمد بن شبیب ، ابن نمیر، حکم بن موسیٰ، ابو معمر مقعد ، ابو الولید طیالسی ، سلیمان بن حرب ، سریج بن نعمان، علی بن جعد ، محمد بن صباح ، خلف بن ہشام ، وابو بکر بن ابو شیبہ ، بندار اور دیگر شامل ہے۔

شاگرد:

آپ کے شاگردوں میں حافظ موسی بن ہارون ، یحیی بن صاعد، ابو بکر بن ابو داؤد، حسین حاملی، محمد بن مخلد، ابو بکر بن انباری نحوی، ابراہیم بن ہبیش بن دینار، عثمان بن عبدویہ، عبید اللہ بن احمد بن بکیر ، ابو عمرو بن سماک، احمد بن سلمان

---

[1] حربی ح کے فتح کے ساتھ حربیہ کی طرف منسوب ہے اور حربیہ بغداد کا ایک بڑا محلہ ہے، اس وجہ سے آپ کو حربی کہا گیا۔

نجّاد ، ابو عمر زاہد صاحبِ ثعلب ، ابو سھل بن زیاد ، محمد بن علی بن علون مقریٔ ، قاضی ابو الحسین بن اشنانی ، محمد بن عبد اللہ شافعی ، عمر بن جعفر بن سلم ، ابو بکر بن مالک قطیعی ، وغیر ہم شامل ہیں۔

تصانیف:

آپ کی تصانیف میں کتاب سجود القرآن ، مسند اَبو بکر رضی اللہ عنہ ، مسند عمر رضی اللہ عنہ ، مسند عثمان رضی اللہ عنہ ، مسند علی رضی اللہ عنہ ، مسند زبیر رضی اللہ عنہ ، مسند طلحہ رضی اللہ عنہ ، مسند سعد ابن اَبی وقاص رضی اللہ عنہ ، مسند عباس رضی اللہ عنہ ، مسند شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ ، مسند عبد اللہ بن جعفر ، مسند مسور بن مخرمہ ، مسند مطلب بن ربیعہ ، مسند سائب ، مسند خالد بن ولید ، مسند ابو عبیدہ بن جراح ، مسند ماروی عن معاویۃ ، مسند ماروی عن عاصم بن عمر ، مسند صفوان بن اَمیہ ، مسند جبلہ بن ہبیرہ ، مسند عمرو بن العاص ، مسند عمران بن حصین ، مسند حکیم بن حزام ، مسند عبد اللہ بن زمعہ ، مسند عبد الرحمن بن سمرہ اور مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین شامل ہیں۔

اقوالِ علماءِ کرام:

خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ابراہیم حربی علیہ الرحمہ علم کے امام ، دنیا سے بے رغبت ، علم فقہ کے عالم احکام شرعیّہ کو جاننے والے ، حافظ الحدیث اور حدیث کی علّتوں کو جاننے والے تھے آپ نے غریب الحدیث اور بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی۔

امام ثعلب فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم حربی کو پچاس سال تک لغت اور نحو کی مجلس میں موجود پایا۔

امام سلمی نے فرمایا کہ میں نے دار قطنی سے ابراہیم حربی کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ ابراہیم حربی کو زہد علم اور تقویٰ میں امام احمد بن حنبل پر قیاس کیا جاسکتا ہے۔

کہا گیا ہے کہ معتضد نے ابراہیم حربی علیہ الرحمہ کی طرف دس ہزار (درہم) بھیجے تو آپ علیہ الرحمہ نے وہ واپس کر دیے پھر اس نے دوسری مرتبہ ہزار دینار بھیجے تو آپ نے ان کو بھی واپس کر دیا۔

ابو الفضل علیہ الرحمہ اپنے والد سے اور وہ ابراہیم حربی علیہ الرحمہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے جب بھی کوئی شعر کہا تو اس کے بعد تین مرتبہ "قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ" پوری سورت کو تلاوت کیا۔

عبد اللہ بن احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا: مجھ سے میرے والد نے فرمایا کہ ابراہیم حربی علیہ الرحمہ کے پاس اس وقت تک رہو جب تک کہ وہ تمہیں علم فرائض نہ سکھا دیں۔

امام حاکم نے فرمایا: میں نے محمد بن صالح قاضی علیہ الرحمہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نہیں جانتے کہ بغداد نے فقہ اور حدیث اور ادب اور زھد میں یعنی ان تمام چیزوں میں کوئی ابراہیم حربی جیسا پیدا کیا ہو۔

امام دار قطنی علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا کہ ابراہیم حربی علیہ الرحمہ ہر علم میں باکمال تھے اور صدوق راوی تھے۔[۲]

مخلص نے اپنے والد سے روایت کی کہ قاضی اسماعیل کی خواہش تھی کہ

---

۲ صدوق علمِ اصولِ حدیث کی اصطلاح میں ثقہ راوی کے لیے بولا جاتا ہے۔

ابراہیم حربی سے ملاقات کرے تو ایک دن ان دونوں کی ملاقات ہوئی اور دونوں باتیں رہے پھر جب جدا ہوئے تو اسماعیل سے ابراہیم حربی علیہ الرحمہ کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا کہ ابراہیم حربی علم کا ایسا پہاڑ تھے کہ جس میں روح پھونک دی گئی ہو۔

مخلص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قاضی اسماعیل کی خواہش تھی کہ ابراہیم حربی علیہ الرحمہ سے ملیں، ایک دن ان دونوں کی ملاقات ہوئی اور دونوں کے درمیان علمی مذاکرہ ہوا ج دونوں جدا ہوئے تو قاضی اسماعیل سے ابراہیم حربی علیہ الرحمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ ابراہیم ایک علم کا وہ پہاڑ ہیں کہ جس میں روح پھونک دی گئی ہو، اور مزید فرمایا کہ میں نے ابراہیم حربی کی مثل کوئی نہیں دیکھا، مخلص کے والد نے فرمایا کہ اسماعیل قاضی اسحاق کے بیٹے ہیں جو کہ عراق کے عالم ہیں۔

اور روایت کیا گیا ہے کہ ابو اسحاق حربی جب قاضی اسماعیل کے پاس تشریف لے گئے تو قاضی ابو عمر محمد بن یوسف ابراہیم حربی کی جوتیوں کی طرف دوڑے اور ان کو اٹھالیا اور ان سے دھول کو صاف کیا، تو ابراہیم حربی علیہ الرحمہ نے ان کے لیے دعا کی اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت میں عزت عطا فرمائے، جب ابو عمر کا انتقال ہوا تو انہیں خواب میں دیکھا گیا اور ان سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ ایک نیک شخص کی دعا کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا و آخرت میں عزت عطا فرمائی۔

محمد بن مخلد عطار نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم حربی علیہ الرحمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اصحاب حدیث کی جماعت سے زیادہ بہتر کسی کو نہیں جانتا کیونکہ

ان میں سے جب کوئی صبح کرتا ہے تو اس کے پاس قلم دان ہوتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ عمل کیسے کیا اور نماز کیسے پڑھی، تم اہل بدعت کے پاس بیٹھنے سے بچو کیونکہ بندہ جب بدعت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو پھر فلاح نہیں پاتا۔

مسعودی فرماتے ہیں کہ ابراہیم حربی صدوق، عالم، فصیح، سخی، دنیا سے بے رغبت، عبادت گزار تھے اور آپ متکبر نہیں تھے، کبھی کبھی اپنے دوستوں کے ساتھ مزاح کرتے تھے اور آپ اپنے وقت میں بغداد کے لوگوں کے شیخ تھے اور حدیث میں ان کا سہارا تھے۔

آپ فرماتے تھے کہ میں نے کبھی بھی بیماری کی اپنے گھر والوں اور اپنے قریبی لوگوں کو شکایت نہیں کی، اور مجھ پر دس سال ایسے گزرے کہ میں ایک آنکھ سے دیکھتا تھا لیکن میں نے اس کی کسی کو شکایت نہیں کی اور میں نے اپنی زندگی کے تیس سال دن میں دو روٹیوں کے ساتھ گزارے اگر میری ماں یا بہن لے آتیں ورنہ میں اگلی رات تک بھوکا رہتا تھا، اور میں نے تیس سال تک دن رات میں ایک روٹی کے ساتھ گزارے اگر میری زوجہ یا بیٹی لے آتے ورنہ میں بھوکا رہتا تھا اور اب میں آدھی روٹی یا دس کھجوریں کھاتا ہوں۔

یعنی، حافظ حسین بن فہم نے فرمایا کہ تیری آنکھیں ابراہیم حربی کی مثل نہیں دیکھیں گی آپ امام الدنیا تھے میں نے علما کو دیکھا ہے اور ان کی صحبت میں رہا ہوں لیکن میں نے ان سے زیادہ کامل کوئی شخص نہیں دیکھا۔

وفات:

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ابراہیم حربی علیہ الرحمہ

کاانتقال 285ھ میں ہوا۔

نوٹ: یہ تمام احوال درج ذیل کتب سے ملتقطاً لیے گئے ہیں:

۱۔سیر أعلام النبلاء

۲۔تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير

۳۔تذكرة الحفاظ

۴۔بغية الوعاة في طبقات اللغويين والنحاة

۵۔نزهة الألباء في طبقات الأدباء

٦۔تاريخ بغداد

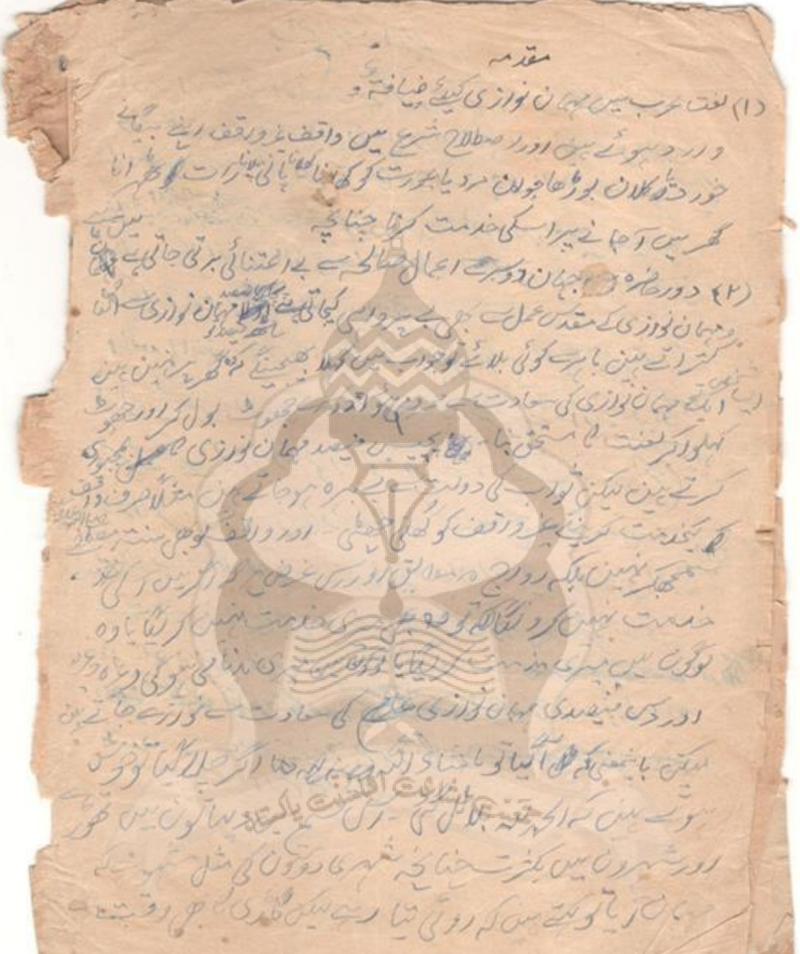
مقدمہ
(۱) لغت عرب میں مہمان نوازی کیلئے ضیافت

[illegible] کی وجہ سے مہمان نوازی کی برکت سے بہرہ اندوز [illegible]
نہیں ہوتے [illegible] اکثر [illegible] ریاکاری و [illegible] جیسی مہلک
بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ رسالہ ھذا میں فضائل و مسائل مہمان نوازی
اسکے مسائل کی تفصیل [illegible] عرض کئے [illegible] انشاء اللہ

(۳) مہمان نوازی جود و سخا کا ایک شعبہ ہے جو سخاوت و احسان کے فضائل ہیں وہی اسکے فضائل ہیں۔

(۴) مہمان نوازی انبیاء کرام و اولیاء عظام علی نبینا و علیہم السلام کا شیوہ ہے

(۵) مہمان نوازی میں نہ صرف اخروی فائدہ ہے بلکہ دنیوی کاروبار میں برکت اور ترقی [illegible] علاوہ زندگی کا ہر شعبہ نہایت آرام سے گزرتا ہے

(۶) مہمان نوازی خلوص [illegible] تو دارین [illegible] مہمان نوازی کے علاوہ دنیوی [illegible] بھی ہوتی ہے

(۷) مہمان نوازی [illegible] مسافر [illegible]
[illegible]

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی شرف الانسان علی الوری و توجہ بتیجان الکرامۃ والعز
والعظمۃ والکرامۃ والعلی واعلی درجاتہ فی الدار الآخرۃ والاولی
بالاعمال الصالحۃ والذات التی لعقۃ المشوبۃ بالرضی والصلوۃ والسلام
علی حبیبہ [illegible] محمد المصطفی واحمد المجتبی المختار فی
ملکوت کل الوری الذی علمنا آداب العبودیۃ ولہ الاسوۃ الحسنی و
وعلی آلہ البررۃ التقی واصحابہ النقی

اما بعد! الفقیر القادری [illegible] محمد فیض احمد اویسی [illegible]
[illegible] رسالے [illegible] تحریر کئے آداب مہمان نوازی
[illegible] کتاب اکرام الضیف
[illegible]
یہ کتاب الامام الحجۃ الحافظ ابو اسحاق ابراہیم بن اسحاق الحربی [illegible]
کی ہے جنہوں نے اپنی صحیح سند کے ساتھ مہمان نوازی کے متعلق احادیث
باسناد درج فرمائی ہیں [illegible] اور [illegible]
[illegible] مضامین [illegible] کتاب [illegible] علاوہ
مشہور کتب سے مضامین درج کروں گا [illegible]
ان شاء اللہ

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

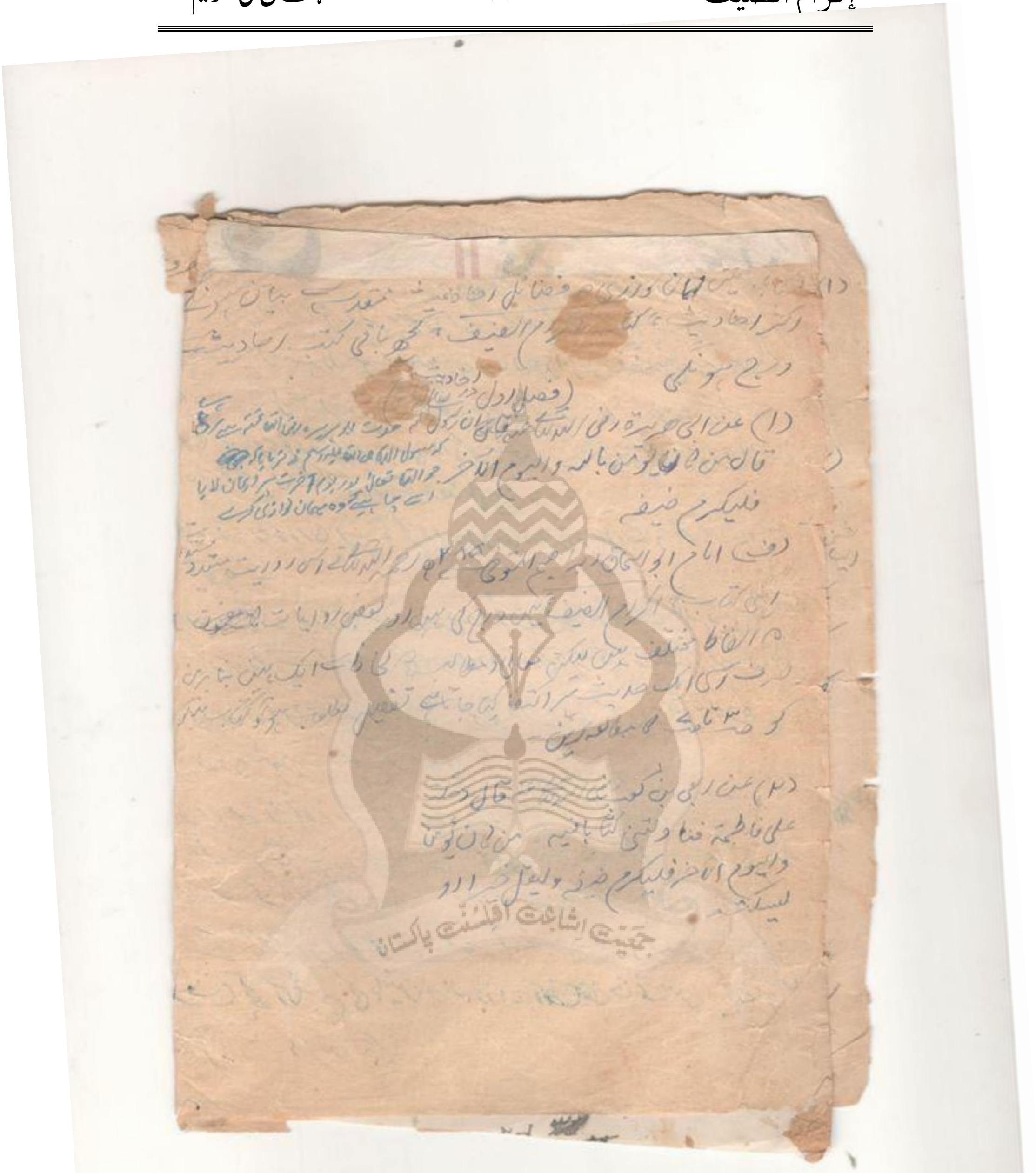
(فصل اول در احادیث)
(۱) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر
فلیکرم ضیفہ
(۲) عن ابی بن کعب
علی فاطمۃ
والیوم الآخر فلیکرم ضیفہ
جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

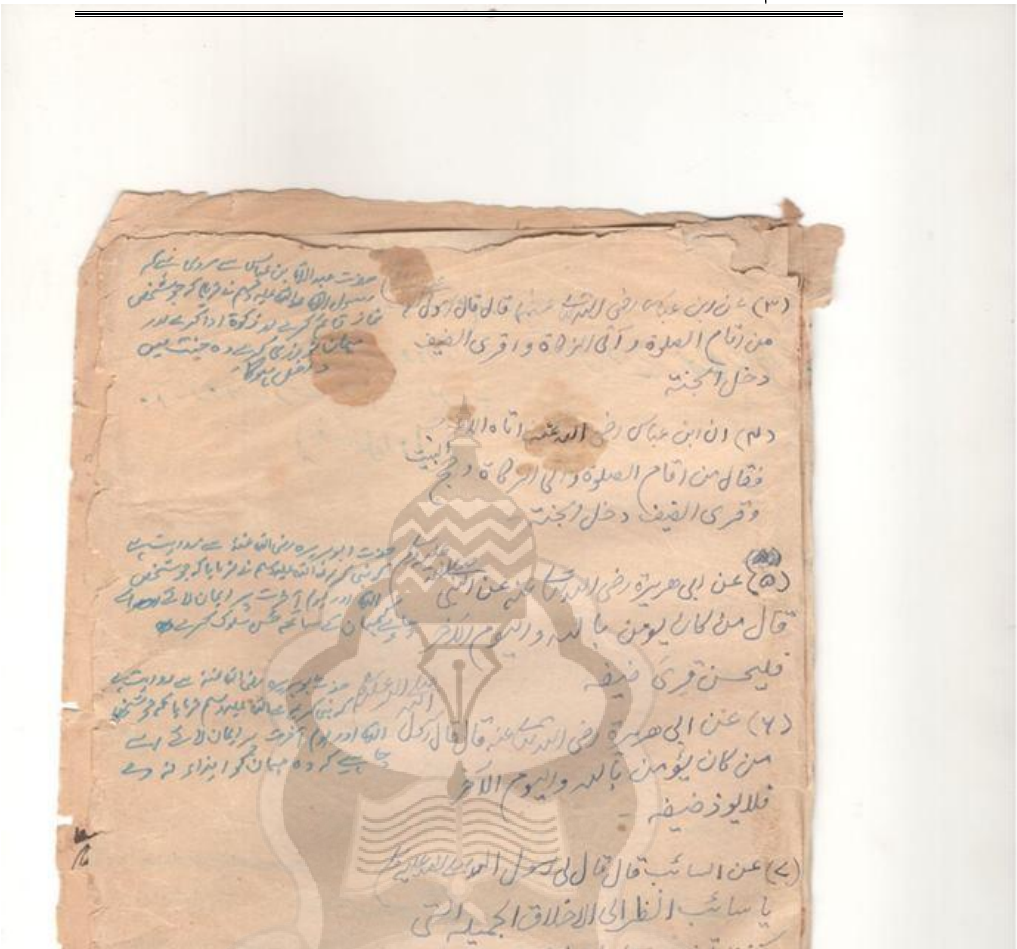

(٣) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ
من اقام الصلوة وآتی الزکاة وقری الضیف
دخل الجنة

حضرت عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز قائم کرے اور زکوۃ ادا کرے اور مہمان نوازی کرے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(٤) ان ابن عباس رضی اللہ عنہ اتاہ [illegible]
فقال من اقام الصلوة وآتی الزکاة وحج البیت
وقری الضیف دخل الجنة

(٥) عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ عن النبی ﷺ
قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر
فلیحسن قری ضیفہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کے ساتھ حسن سلوک کرے

(٦) عن ابی هریرة رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ
من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر
فلا یؤذ ضیفہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مہمان کو ایذاء نہ دے

(٧) عن السائب قال قال لی رسول اللہ ﷺ
یا سائب انظر الی الاخلاق الجمیلة التی
کنت تفعلہا فی الجاہلیة فاصنعہا فی
الاسلام اقری الضیف

(١)

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

مقدمه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي شرف الإنسان على الورىٰ وتوجَّه تيجان والعزّ والعظَمة والكرامة والعلى وأعلى درجاته فى الدّار الاخرة والأولىٰ بالأعمال الصّالحة والنّيات الخالصة المشوبة بالرّضى والصّلاة والسّلام على حبيبه محمد المصطفى وأحمد المجتبى المختار فى ملكوت كل الورى الذي علّمنا آداب العبوديَّةِ وله الصلاة الحسنى وعلى آله التّقى واصحابه النّقى.

امابعد! الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ نے اس سے قبل کئی رسالے آدابِ معاشرت پر تحریر کئے، "آدابِ مہمان نوازی" پر کچھ لکھنے کا ارادہ ہوا تو فضلِ یزداں نے کتاب "إکرام الضيف "عطا فرمائی جس کی وساطت سے یہ چند معروض حاضر ہیں۔

یہ کتاب "الامام الحجۃ الحافظ ابو اسحاق ابراهیم بن اسحاق الحربی "ف۲۸۵ھ کی ہے جنہوں نے اپنی صحیح سند کے ساتھ مہمان نوازی کے متعلق احادیث باسناد درج فرمائی ہیں۔ اس کتاب سے صرف احادیث اور مضامین نقل کروں گا۔ کتاب مذکور کے علاوہ متعدد کتب سے مضامین درج کروں گا۔ إن شاء اللہ

(۱)لغتِ عرب میں مہمان نوازی کے لئے "ضِیَافَةٌ"وارد ہوا ہے

اور اصطلاح شرع میں واقف غیر واقف ، اپنے بیگانے، خُورد وکلاں (چھوٹے بڑے) بوڑھا جوان، مرد یا عورت کو کھانا کھلانا، پانی پلانا، رات کو ٹھہرانا، گھر میں آجانے پر اس کی خدمت کرنا۔

(۲) چنانچہ دورِ حاضرہ میں جہاں دوسرے اعمالِ صالحہ سے بے اعتنائی بَرتی جاتی ہے وہاں مہمان نوازی کے مقدس عمل سے بھی بے پرواہی کی جاتی ہے۔ ساٹھ فیصد تو مہمان نوازی سے اُلٹا کتراتے ہیں باہر سے کوئی بلائے تو جواب میں کہلا بھیجیں گے کہ وہ گھر پر نہیں ہیں۔ ایسا شخص ایک تو مہمان نوازی کی سعادت سے محروم ہوا دوسرا جھوٹ بول کر اور جھوٹ کہلوا کر لعنت کا مستحق بنا۔ پچیس فیصد مہمان نوازی بمجبوری کرتے ہیں لیکن ثواب کی دولت سے بے بہرہ ہو جاتے ہیں مثلاً صرف واقف کی خدمت کریں گے غیر واقف کو کھلی چُھٹی اور واقف کو بھی سنتِ مصطفیٰ ﷺ سمجھ کر بلکہ رواج کے مطابق اور اس غرض پر کہ اگر میں اس کی خدمت نہیں کروں گا تو وہ بھی میری خدمت نہیں کرے گا یا وہ لوگوں میں میری مذمت کرے گا، لوگوں میں میری بدنامی ہو گی وغیرہ وغیرہ۔

اور دس فیصدی مہمان نوازی کی سعادت سے نوازے جاتے ہیں لیکن بایں معنی کہ آ گیا تو ماشاء اللہ اگر چلا گیا تو خوش ہوتے ہیں کہ الحمد للہ بلا ٹل گئی۔ ایسی قسم دیہاتوں میں تھوڑے اور شہروں میں بکثرت ہیں چنانچہ شہری دوستوں کی مثل مشہور ہے کہ مہمان آیا تو کہتے ہیں روٹی تیار ہے لیکن گاڑی کا بھی وقت ہے۔

صرف پانچ فیصدی خالص مہمان نوازی کی برکات سے بہرہ افروز ہوتے ہیں لیکن ان میں بھی اکثریت ریاکاری، ناموری جیسی مُہلک بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں۔

رسالہ ہذا میں مہمان نوازی کے فضائل کے ساتھ ساتھ اس کے مسائل بھی تفصیل سے عرض کئے جائیں گے۔ إن شاء الله

(۳) مہمان نوازی جُود سخا کا ایک شعبہ ہے۔ جو سخاوت واحسان کے فضائل ہیں وہی اس کے فضائل ہیں۔

(۴) مہمان نوازی انبیاء کرام علیٰ نبیناو علیہم السلام واولیاء عظام کا شیوہ ہے۔

(۵) مہمان نوازی میں نہ صرف اُخروی فائدہ ہے بلکہ دنیوی کاروبار میں برکات اور ترقی کے علاوہ زندگی کا ہر شعبہ نہایت آرام سے گزرتا ہے۔

(۶) مہمان نوازی خلوص پر مبنی ہو تو دارین کی بِہبُودی (بھلائی، فائدہ) کے علاوہ دینوی شہرت ہمہ گر ہوتی ہے۔

(۷) مہمان نواز انسان سفر میں جائے تو سفر کا ہر مرحلہ عزّت و وقار سے طے ہوتا ہے۔ مشہور ہے کہ ایک شخص سینکڑوں میل سفر کرتا رہا لیکن ہر رات دودھ پیتا گیا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ ہر آئے ہوئے مسافر کو دودھ پلاتا تھا۔

اس باب میں مہمان نوازی کے فضائل احادیثِ مقدّسہ سے بیان ہوں گے۔ اکثر احادیث "کتاب إکرام الضیف" کچھ باقی کُتب احادیث سے درج ہوں گی۔

فصل اوّل در احادیث

عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال: من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرِم ضَيفَه

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان لایا اسے چاہیے کہ وہ مہمان نوازی کرے۔

فائدہ: امام الحجة الحافظ ابو اسحاق ابراهيم بن اسحاق الحربى" نے اس روایت کو متعدد سندات سے اپنی کتاب " إكرام الضيف" میں درج کی ہیں اور بعض روایات کے الفاظ مختلف ہیں لیکن معانی و مطالب کے لحاظ سے ایک ہیں۔ بنابریں صرف اسی ایک حدیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ تفصیل مطلوب ہو تو کتاب ہذا کا ص ۳ تا ۷ مطالعہ کریں۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: مَن أقام الصلاةَ وآتى الزكاةَ وأقرى الضيفَ دخل الجنةَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمَا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو شخص نماز قائم کرے اور زکوۃ دے اور مہمان نوازی کرے وہ جنت میں داخل ہو گا۔

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه و سلم قال: مَن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليحسن قرى ضيفِه-

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لائے اُسے چاہیے کہ ان کے ساتھ حُسن

سلوک کرے۔

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: مَن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يُؤذِ ضيفَه-

حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اوریومِ آخرت پر ایمان لائے اسے چاہیے کہ وہ مہمان کو ایذا نہ دے۔[۳]

عن أُبي بن كعب قال دخلتُ على فاطمةَ فناولتني كتاباً فيه من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليُكرمْ ضيفه وليقلْ خيرا أو ليسكتْ.

حضرت ابی بن کعب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے آپ نے فرمایا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا میرے پاس تشریف لائیں اور انہوں نے مجھے ایک کتاب دی جس میں لکھا تھا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے اور اسے چاہیے کہ مہمان سے بھلائی کی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔

عن أبي الأحوص عن أبيه قال أتيتُ النبيَّ صلى الله عليه وسلم فقلت: يا محمدْ! ولم أكن أسلمتُ يومئذ أرأيتَ إن نزلتُ بفناء رجلٍ ولم يقرني ولم ير لمجيئ عليه حقاً ثم أضافه الدّهر فنزل بي أفأجزيه بالذي فعل أم أقره قال: لا، بل أقره.

---

۳ یہاں تک مذکور احادیث کا ترجمہ اور ایک فائدہ مفسّر اعظم پاکستان قبلہ فیضِ ملت مفتی فیض احمد اویسی صاحب نوّر اللہ مرقدہ نے خود فرمایا تھا لہٰذا اسی کو یہاں مِن و عن ذکر کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابو الاحوص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو، میں نے عرض کی یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! جب میں ایمان نہیں لایا تھا اس وقت اگر میں کسی شخص کے گھر کے صحن میں گیا تھا اور اس نے میری مہمان نوازی نہیں تھی اور میرے اس کے پاس جانے کو اس نے اپنے لئے کچھ نہ سمجھا تھا، پھر مصائبِ زمانہ نے اسے پریشان کیا تو وہ میرے پاس آئے تو کیا میں بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کروں جو اس نے کیا یا میں اس کی مہمان نوازی کروں تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ تم اس کی مہمان نوازی کرو۔

عن السائب قال: قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم: يا سائبُ اُنظرْ إلى الأخلاق الجميلة التي كنتَ تفخرُ بها في الجاهلية فاصنعْها في الإسلام أقرى الضيف

حضرت سائب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھ سے فرمایا: اے سائب! اُن اخلاقِ جمیلہ کو دیکھ جن پر تو زمانۂ جاہلیت میں فخر کیا کرتا تھا تو اُن اخلاق کو تو اسلام میں بھی اپنا لے تو مہمان نوازی کر۔

عن العيزار بن حريث قال جاء رجل إلى ابن عباس فقال إنا قوم من الأعراب نُقيم الصلاةَ ونُؤتي الزكاةَ ونحجُ البيتَ ونصومُ رمضانَ وإن المهاجرين يزعمون أنّا لسنا على شئ فقال كذّبوا، مَنْ أقام الصلاة وآتى الزكاة وحج البيتَ وصام رمضانَ وقرى الضيفَ دخل الجنةَ.

حضرت عیزار بن حریث نے فرمایا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے عرض کی ہم دیہات کے رہنے والے ہیں، نماز قائم

کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، بیت اللہ کا حج کرتے ہیں، رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور مہاجرین ہمیں کم تر گمان کرتے ہیں تو عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا نے فرمایا وہ غلط کہتے ہیں: جس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور بیت اللہ کا حج کیا اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کی وہ جنت میں داخل ہو گا۔

قال سمعت القاسم بن محول البهزي قال: سمعت أبي يقول: قلت :يا رسول الله: أوصِني قال أقرى الضيفَ.

قاسم بن محول بہزی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھے وصیت کیجئے تو ارشاد فرمایا: مہمان کی مہمان نوازی کرو۔

عن عقبة بن عامر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا خيرَ فيمَن لا يُضيفُ.

حضرت عقبہ بن عامر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مہمان نوازی نہ کرے اس میں کوئی بھلائی نہیں۔

عن عبد الله بن الحارث بن جزء قال دخل عليه رجلان فألقى لهما وسادةً وكان متكئًا عليها قالا: إنا لا نريد هذا إنما جئنا نسمع شيئا ننتفع به، قال: مَن لم يُكرم الضيفَ فليس من محمد ولا إبراهيمَ عليهما السلام.

عبد اللہ بن حارث بن جزء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میرے پاس دو شخص آئے آپ نے ان دونوں کو تکیہ پیش کیا جس پر آپ خود ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے کہا ہم اس تکیے کے طالب نہیں ہم تو اس لئے

حاضر ہوئے ہیں کہ ہم آپ سے کوئی ایسی بات جانتے کہ جس سے ہمیں فائدہ حاصل ہو تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مہمان نوازی نہ کرے وہ نہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور نہ ہی ابراہیم علیہ السلام سے ہے۔

حدثني الحارث بن عبد الرحمن قال: بينما أنا مع أبي سلمة إذ طلع رجل من بني غَفّار بن عبد الله بن طهفة فقال أبو سلمة: حدِّثنا حديثَكَ عن أبيك فقال حدثني عبد الله بن طحفة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا اجتمع الضيفان قال: "لينقلب كل رجل بضيفه" حتى إذا كان في ليلة اجتمع في المسجد ضيفان كثير فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لينقلب كل رجل مع جليسه" قال: فكنت أنا ممن انقلب مع النبي صلى الله عليه وسلم فلما دخل قال: "يا عائشة: هل من شيء" قالت: نعم، حويسة كنت أعددتها لإفطارك قال: فأتني كان بها فأتت بها في قعبة لهم، فأكل منها النبي صلى الله عليه وسلم شيئاً ثم قدّمها إلينا ثم قال: "بسم الله كُلوا" فأكلنا منها حتى والله ما ننظر إليها ثم قال: "عندك شراب" قالت:لبينة أعددتها لإفطارك قال: "هلميها" فجاءت بها، فشرب النبي صلى الله عليه وسلم منها شيئاً ثم قال: "بسم الله اشربوا" فشربنا حتى والله ما ننظر إليها ثم خرجنا إلى الصلاة وكان يوقظ أهله إذا خرج فقال: "الصلاة الصلاة" فرآني منكباً على وجهي فقال: "مَن هذا" قلت: أنا عبد الله، قال: "إنها ضجعة يكرهها الله".

حارث بن عبد الرحمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: ہم ابو سلمہ کے ساتھ تھے کہ قبیلہ بنی غفار بن عبد اللہ بن طھفہ کے قبیلے کا ایک شخص آیا اور اس نے کہا ابو سلمہ ہمیں اپنے والد کی کوئی حدیث سناؤ تو آپ نے فرمایا: کہ مجھ سے عبد اللہ بن طحفہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) نے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب مہمان آتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ارشاد فرماتے: ”ہر شخص اپنے مہمان کو ساتھ لے جائے۔“ یہاں تک کہ ایک رات مسجد میں بہت مہمان جمع ہوگئے تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ: ”ہر شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے مہمان کو ساتھ لے جائے۔“ حضرت عبد اللہ بن طحفہ نے فرمایا کہ: میں ان میں سے تھا جو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ گئے۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو فرمایا: ”اے عائشہ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا) کیا کوئی چیز ہے؟“ انہوں نے عرض کی حلوا ہے جسے میں نے آپ کے افطار کے لئے رکھا ہے۔ ارشاد فرمایا: ”وہ لے آؤ“ تو حضرت عائشہ ایک بڑے پیالے میں وہ حلوا لے کر آگئیں۔ اس میں سے کچھ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تناول فرمایا اور بقیہ ہمیں عطا کر دیا۔ پھر فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر کھالو“، تو ہم نے اس میں سے کھایا یہاں تک کہ اللہ کی قسم ہم نے اس پیالے کو دیکھا بھی نہیں، پھر فرمایا: ”کیا پینے کے لئے کچھ ہے“، حضرت عائشہ نے عرض کی دودھ ہے جو میں آپ کے افطار کے لئے رکھا ہے، فرمایا: ”اسے لے آؤ“، حضرت عائشہ اسے لے آئیں اس میں سے کچھ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے نوش فرمایا بقیہ ہمیں عطا فرمایا۔ پھر فرمایا: ”اللہ کا نام لے کر پی لو“ ہم نے اسے پیا یہاں تک کہ اللہ کی قسم ہم نے اس پیالے کو دیکھا بھی نہیں۔ پھر ہم نماز کے لئے نکلے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے گھر والوں کو جگانے لگے۔ پھر جب سیّد الانبیاء اپنے گھر سے نکلے تو فرمانے لگے ”الصلاۃ الصلاۃ“ یعنی نماز کا وقت ہے، نماز کا وقت ہے۔ پھر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے دیکھا کہ میں اپنے چہرے

کے بل لیٹا تھا۔ ارشاد فرمایا یہ کون ہے ؟ میں نے عرض کی عبد اللہ ۔ ارشاد فرمایا:" یہ ایسا لیٹنے کا انداز ہے جسے اللہ تعالیٰ ناپسند فرماتا ہے۔"[۴]

عن يعيش بن طحفة أنه قال كان أبي من أهل الصُّفة قال فأمر بهم النبي صلى الله عليه وسلم فجعل الرجل يذهب بالرجل والرجل بالرجلين حتى بقيت خامس خمسة فقال: لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم: "انطلقوا" فانطلقنا معه إلى منزل عائشة فقال: يا عائشة! أطعمينا فجاءت بِدَشِيْشَةٍ فأكلنا ثم جاءت بحيسة مثل القُطاةِ فأكلنا ثم قال: "يا عائشة أسقينا" فجاءت بِعسّ فشربنا ثم قال: "يا عائشة اسقينا" فجاءت بقدح صغير من لبن فشربنا ثم قال: "إن شئتم بِتّم وإن شئتم انطلقتم إلى المسجد" فقلنا: لا بل ننطلق إلى المسجد فبينا أنا نائم في المسجد على بطني إذا برجل يُحرّكني برجله فقال: "هذه ضجعة يبغضها الله" فنظرت فإذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم.

حضرت یعیش بن طحفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میرے والد (طحفہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) اہلِ صفہ میں سے تھے انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ہمارے بارے میں حکم ارشاد فرمایا تو صحابہ میں سے ایک صحابی ایک کو اور کوئی ایک صحابی دو کو اپنے ساتھ لے گیا۔ یہاں تک ہم پانچ اصحاب باقی رہ گئے اور میں بھی ان میں سے ایک تھا۔ نبی مکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ہم سے ارشاد فرمایا: چلو تو ہم نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے گھر کی طرف گئے۔ سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے حضرت

---

۴ اُلٹا لیٹنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے نزدیک ناپسندیدہ ہے اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

عائشہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سے فرمایا ہمیں کھانا کھلاؤ تو حضرت عائشہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دلیہ لے کر آئیں، ہم نے کھایا۔ پھر حضرت عائشہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حلوا لے کر آئیں، ہم نے اسے بھی کھایا۔ پھر نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اے عائشہ! ہمیں کچھ پلاؤ تو حضرت عائشہ تھوڑا دودھ لے کر آئیں، ہم نے وہ پیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے عائشہ اور پلاؤ تو حضرت عائشہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ایک چھوٹے پیالے میں دودھ لے آئیں، ہم نے وہ پیا۔ پھر نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم لوگ چاہو تو یہیں رات گزارو اور اگر چاہو تو مسجد چلے جاؤ“، ہم نے عرض کی نہیں بلکہ ہم مسجد جاتے ہیں تو پھر (بعد میں) اسی دوران کہ میں مسجد میں پیٹ کے بل سویا ہوا تھا۔ اچانک کسی نے مجھے اپنے پاؤں کے ذریعے ہلایا پھر فرمایا: ”یہ سونے کا ایسا انداز ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے، میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تھے۔“

حدثنا محمد بن عبد الملك نا عبد الرزاق نا معمر عن يحيى عن أبي سلمة أنّ رجلا من أهل الصفّة قال دعاني رسول الله صلى الله عليه وسلم ورهطاً معي فدخلت منزله فقال: أطعمينا يا عائشة: فأتتهم بشئ فأكلوه فقال: "زيدينا" فزادتهم أقلّ من ذلك ثم قال: استقينا فجاءتهم بقدح من لبن ثم قال: "إن شئتم رقدتم ههنا وإن شئتم في المسجد" فقالوا بل في المسجد يا رسول الله قال فخرجنا فنمُنا حتّى إذا كان السحرُ رَكَضني فنمتُ على وجهي فإذا رجل يُحرّكني برِجله يقول: "هكذا فإن هذه ضجعةٌ يبغضها الله" فرفعت رأسي فإذا هو رسول الله صلى الله عليه وسلم.

حضرت ابو سلمہ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ اصحابِ صفّہ میں سے ایک صحابی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے فرمایا: نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مجھے دعوت دی، میرے ساتھ اور

بھی کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم تھے۔ میں حضورِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے گھر میں داخل ہوا، حضورِ اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا: ”اے عائشہ ہمیں کھانا کھلاؤ“، آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا کوئی چیز لائیں ہم نے اسے کھایا۔ نبی مکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہمیں اور دو، آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا پہلے سے کم اور لے کر آئیں۔ پھر ہم نے پینے کی طلب ظاہر کی تو آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دودھ کا ایک پیالہ لائیں، پھر بعد میں نبی رحمت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو یہیں ٹھہر جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں رُک جاؤ۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم: ہم مسجد میں رُکتے ہیں، پھر ہم نکلے اور مسجد میں سو گئے۔ یہاں تک کہ جب صبح کا وقت تھا تو کسی نے مجھے ہلایا جبکہ میں اپنے منہ کے بل سویا ہوا تھا، دیکھا تو کوئی شخص مجھے اپنے پاؤں سے ہلا رہا تھا اور بول رہا تھا: ”اس طرح سوتے ہو یہ سونے کا وہ طریقہ ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے“ تو میں نے اپنا سر اُٹھایا جب دیکھا تو وہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تھے۔

حدثنا عثمان نا خالد بن مخلد نا عبد السلام بن حفص عن محمد بن عمرو بن طلحة عن نعيم المجمر عن ابن طحفة الديلي عن أبيه قال: خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا مضطجع على بطني فقال: "هذه ضجعة أهل النار".

حضرت ابو طحفہ دیلی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اپنے گھر سے نکلے اُس وقت میں اپنے پیٹ کے بل سویا ہوا تھا۔ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ جہنمیوں کے سونے کا طریقہ ہے“۔[۵]

حدثنا مصعب بن عبد الله عن مالك عن سهيل عن أبيه عن

۵ یہاں اُلٹا سونے کو جہنمیوں کا طریقہ قرار دیا گیا اس سے معلوم ہوا کہ اس طرح سونے سے اجتناب لازم ہے۔

أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أضاف ضيفاً كافراً فأمر بشاة فحلبت فشرب حلابها ثّم أخرى حتى شرب حلاب سبع ثم أصبح فأسلم فأمر له رسول الله صلى الله عليه وسلم بشاة فجلس فشرب حلابها نم أمر له بأخرى فلم يستتمها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن المؤمن يشرب في مِعَى واحدٍ والكافر يشرب في سبعِ أمعاءَ.

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے راویت ہے کہ ایک کافر رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مہمان بنا۔ نبی ٔمکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایک بکری کے بارے میں حکم دیا، اس کا دودھ دھویا گیا۔ اس نے وہ دودھ پیا۔ پھر دوسری بکری کا پیا۔ یہاں تک کہ اس نے سات بکریوں کا دودھ پی لیا۔ پھر صبح کے وقت وہ مسلمان ہو گیا تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان کے لئے حکم دیا کہ ایک بکری کا دودھ نکالا جائے۔ وہ صحابی بیٹھے اوراس بکری کے دودھ کو پیا۔ پھر نبی ٔرحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اُن کے لئے دوسری بکری کے دودھ کا حکم دیا تو وہ صحابی اس دودھ کو پورا نہ پی سکے تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''مومن ایک آنت میں پیتاہے اور کافر سات آنتوں میں پیتاہے''۔

حدثنا هارون بن معروف نا جرير عن الأعمش عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ميمونة قالت: أجدب الناس سنةً فكان الأعراب يأتون المدينة فكان النبي صلى الله عليه وسلم يأمر الرجال فيأخذ بيد الرجل فيضيفه ويعشيه فجاء بأعرابي ليلة وكان لرسول الله صلى الله عليه وسلم طعام يسير وشئ من لبن فأكله الأعرابي ولم يدع لرسول الله صلى الله عليه وسلم شيئاً

فجاء به ليلة أو ليلتين فجعل يأكله فقلت: يا رسول الله: لا يبارك الله في هذا الأعرابي يأكل طعام رسول الله ويدعه ثم جاء به ليلة فلم يأكل من الطعام إلا يسيراً ولم يشرب من اللبن إلا يسيراً فقلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك قال وجاء به وقد أسلم فقال: إن الكافر يأكل في سبعة أمعاء والمسلم يأكل في مِعَي.

حضرت میمونہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے روایت ہے، آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے فرمایا ایک سال لوگ قحط میں مبتلا ہوئے تو دیہاتی لوگ مدینہ شہر آ گئے۔ نبیٔ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ایک شخص کو حکم دیتے تھے تو وہ دوسرے شخص کو لے جاتے اور مہمان نوازی کرتے اور انہیں رات کا کھانا کھلاتے۔ ایک رات ایک دیہاتی آئے۔ نبی مکرم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس تھوڑا سا کھانا اور کچھ دودھ تھا۔ اس دیہاتی نے وہ کھانا کھالیا اور سرکارِ دوعالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے لئے کچھ نہ چھوڑا۔ وہ دیہاتی نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک یا دو راتیں آئے اور کھانا کھالیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم! اللہ تعالیٰ اس دیہاتی شخص کو برکت نہیں دے گا۔ یہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کا کھانا کھا جاتا ہے اور آپ کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر وہ ایک رات آئے تو تھوڑا سا کھانا کھایا اور تھوڑا سا دودھ پیا۔ میں نے اس بارے میں سیّد الانبیاء صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے عرض کی تو فرمایا کہ یہ اس حال میں آیا ہے کہ اسلام قبول کر چکا ہے، پھر فرمایا کہ: ”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مسلمان ایک آنت میں کھاتا ہے“۔

حدثنا الحسن بن الصباح نا يحيى بن إسحق نا ابن لهيعة نا عبد الله بن هبيرة عن أبي تميم عن أبي بصرة قال هاجرت لأسلم فبت تلك الليلة لم أسلم فحلب لي غنيمة كان أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يحلبونها فشربتها وبات عيال رسول الله

صلى الله عليه وسلم جياعاً جياعاً فلما أصبحنا أسلمت وقال عيال رسول الله صلى الله عليه وسلم نظل اليوم جياعا كما بتنا فحلب لي صلى الله عليه وسلم شاة واحدة فشبعت ورويت فقال ازدد قلت ما شبعت ولا رويت قبل اليوم فقال إن الكافر يأكل في سبعة أمعاء والمؤمن يأكل في مِعًى واحدٍ.

حضرت ابوبصرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے اسلام قبول کرنے کی غرض سے ہجرت کی تو اس رات جبکہ میں اسلام نہیں لایا تھا میرے لئے جانوروں کے اُس ریوڑ کا دودھ نکالا گیا جس کا دودھ صحابہ نکالتے تھے، میں نے وہ سارا دودھ پی لیا اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھر والوں نے بھوک کی حالت میں رات گزاری۔ جب صبح ہوئی تو میں اسلام لے آیا اور نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے گھر والے بولے کہ ہم نے آج کا دن بھی بھوک کے عالم میں گزارا ہے جیسے کہ رات گزاری تھی تو سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے میرے لئے ایک بکری کا دودھ نکالا تو میرا پیٹ بھر گیا اور میں سیراب ہو گیا۔ نبی آخر الزماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اور لے لو“، میں نے عرض کی کہ آج کے دن سے پہلے میرا ایسا پیٹ نہیں بھرا اور نہ ہی میں ایسا سیراب ہوا تو رحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے“۔

محمد بن عثمان نا عبيد الله عن إسرائيل عن يحيى الجابر عن ابن أبي خميصة عن رجل قال: أتانا رجل ونحن عند النبي صلى الله عليه وسلم فلما أراد أن يقوم قال: "عليكم أضيافكم فأخذ كل رجل بيد رجل" فأتى الرجل وكان عظيما فأخذ رسول

الله صلى الله عليه وسلم بيده فانطلق به إلى أهله وما لهم سارح شأنكم ولا راع غير ستة أعنز عدا في قومهم فأخذها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعتقلها فحلبها فسقاه فشرب ألبانهن فبات النبي صلى الله عليه وسلم وأهلُه وبهم من الجوع ما شاء الله فلما أصبح أتى إلى المسجد ثم رجع وضيفه إلى أهله فأخذ شاة فحلبها فشرب ثم حلب أخرى فقال: "لا جُوعَ بي" فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "إنك كنت أمس كافراً والكافر يأكل في سبعة أمعاء وأنت اليوم مؤمن والمؤمن يأكل في مِعَى واحدٍ".

حضرت ابن ابی خمیصہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہم رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں موجود تھے کہ ایک شخص آیا، جب رسول اللہ نے یہ ارادہ کیا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم تشریف جائیں تو رسولِ معظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم پر اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی لازم ہے“۔ تو ہر ایک نے ایک کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک عظیم شخص آیا تو رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ سے اسے پکڑا اور اسے اپنے گھر لے گئے اور نبی مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے پاس تمہاری طرح جانور (زیادہ) نہیں تھے اور نہ ہی جانور چَرانے کے لئے کوئی چرواہا تھا سوائے چھ بکریوں کے تو نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ان کا دودھ نکالا پھر اسے وہ دودھ پلایا تو وہ ان سب بکریوں کا دودھ پی گیا۔ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم اور آپ کے اہل نے رات گزاری اس حال میں کہ وہ اللہ کے حکم سے بھوک میں رہے۔ جب صبح ہوئی تو سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم مسجد تشریف لے گئے پھر جب لوٹے تو آپ کا مہمان گھر میں ہی تھا۔ سیّد الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ایک بکری لی اور اس کا دودھ نکالا۔ اس مہمان نے اس کا دودھ پیا پھر دوسری بکری کا دودھ نکالا تو اس مہمان نے عرض کی کہ: مجھے بھوک

نہیں ہے تو نبیٔ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تو گذشتہ کل تک کافر تھا اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور آج تو مومن ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے“۔

حدثنا مسدد نا عبد الله بن داود عن فضيل بن غزوان عن أبي حازم عن أبي هريرة أن رجلاً أتى النبي صلى الله عليه وسلم فبعث إلى نسائه فقلن: ما معنا إلا الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مَن يضم أو يضيف؟"هذا فقال رجل من الأنصار! أنا فانطلق به إلى امرأته فقال: أكرمي ضيف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت: ما عندنا إلا قوت صبياننا قال: هيئي طعامك وأصلحي فراشك ونومي صبيانك إذا أرادوا العشاء فهيأت طعامها وأصلحت فراشها ونومت صبيانها ثم قامت كأنها تصلح سراجها فأطفأته وجعلا يريانه كأنهما يأكلان وباتا طاويَيْنِ فلما أصبحا غدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: "لقد ضحك الله تعالى أو عجب الليلة من فعالكما" فأنزل الله تعالى "ويؤثرون على أنفسهم".

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آیا، سرورِ انبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اسے اپنی ازواج کے پاس بھیجا تو ازواجِ مطہرات نے کہا ہمارے پاس صرف پانی ہے تو نبیٔ مکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”(کون اسے لے کر جائے گا) یا (کون اس کی مہمان نوازی کرے گا)“ تو انصار صحابہ میں سے ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی میں لے کر جاؤں گا،

تواس کو لے کر اپنی زوجہ کے پاس گئے اور کہا رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی مہمان نوازی کرو۔ زوجہ نے کہا میرے پاس صرف بچوں کا کھانا ہے اور کچھ نہیں۔ انصاری صحابی نے فرمایا: جب یہ مہمان کھانے کا ارادہ کرے گا تو تم کھانا لے آنا اور بستر صحیح کر دینا اور بچوں کو سُلا دینا تو انہوں نے کھانا تیار کر لیا اور بستر صحیح کر دیا اور اپنے بچوں کو سُلا دیا۔ پھر اس انداز میں کھڑی ہوئیں کہ جیسے چراغ کو صحیح کرنے لگی ہیں اور چراغ کو بجھا دیا اور وہ دونوں اس طرح ہاتھ ہلانے لگے جیسے کہ کھانا کھا رہے ہیں اور ساری رات بھوک کے عالم میں گزار دی۔ جب وہ انصاری صحابی اور ان کی زوجہ صبح اُٹھے اور رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو سیّد الانبیاء ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ تمہارے رات والے معاملے پر اپنی شان کے مطابق مسکرایا ہے۔ یا پھر یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے رات والے معاملے پر اپنی شان کے مطابق تعجب فرمایا ہے۔“

حدثنا موسى بن إسماعيل نا عبد الواحد نا يزيد بن كيسان نا أبو حازم عن أبي هريرة قال أعتم رجل عند النبي الله صلى الله عليه وسلم فجاء وقد نام ضيفه فقال: لإمرأته هل عشيتِ الضيفَ فقالت: لا انتظرتك فحلف أن لا يأكل فأيقظوا الضيف وجيء بالطعام ثم أكل ثم غدا على النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره الخبر فقال: "إذا حلف أحدكم على يمين فرأى غيرها خيرا منها فليأت فهو كفارته أو ليأت وليكفر يمينه".

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ بارگاہ میں تھے کہ انہیں تاخیر ہوگئی وہ گھر آئے تو ان کا مہمان سو چکا تھا۔ انہوں نے اپنی زوجہ سے کہا کیا تم نے مہمان کو رات کا کھانا کھلا دیا ہے۔

زوجہ نے کہا نہیں میں تو آپ کا انتظار کر رہی تھی تو اس صحابی نے قسم اُٹھائی کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ پھر انہوں نے مہمان کو جگایا اور کھانا لایا گیا، پھر صبح وہ صحابیٔ رسول ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور ساری بات بتائیں تو رسولِ عظیم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی چیز پر قسم اُٹھالے پھر اس قسم کے غیر میں اس قسم سے بہتری دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ کام کرلے یہی اس کا کفارہ ہے یا وہ یہ کام کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرلے۔

حدثنا موسى بن إسماعيل نا حماد عن عطاء بن السائب عن سالم بن أبي الجعد أن رجلا من بني إسرائيل أضاف رجلا فقال لامرأته هل عندك شئ قالت نعم فقامت فوضعت ثفالها ونصبت رحاها ثم ذهبت فسجرت التنور وجعلت تطحن بحسن ظنها بربها عزّوجلّ وعجنت ثم ذهبت فإذا التنور مملوء جنوب شواء ثم رجعت فاختبزت ثم رفعت ثفالها فقال النبي صلى الله عليه وسلم لو تركتها طحنت إلى يوم القيامة.

حضرت سالم بن ابو الجعد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے شخص کی مہمان نواز کی تو اس نے اپنی زوجہ سے کہا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ اس نے کہا ہاں، وہ کھڑی ہوئی اور اس نے آٹے کی چکی کے نیچے رکھے جانے والا چمڑا رکھا اور ہاتھ کی چکی اس پر رکھی پھر وہ گئی اور اس نے تنور بڑھکایا اور اس نے اپنے رب سے حُسنِ ظن رکھتے ہوئے چکی میں آٹا پیسنا شروع کر دیا اور آٹا گوندھا، پھر وہ گئی تو دیکھا کہ تنور بکری کے گوشت کے کثیر ٹکڑوں کے ساتھ بھرا ہوا تھا۔ پھر وہ گئی اور روٹیاں پکانا شروع کر دیں پھر اس نے وہ چمڑا اُٹھا دیا تو نبی محتشم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر یہ اس چکی کو چھوڑ دیتی تو قیامت تک

اس چکی سے آٹا پیستی رہتی۔"

حدثنا القاسم بن عيسى الواسطي نا هارون بن مسلم عن عبيد الله بن الأخنس عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال تضيف رجل من المسلمين رجلا من الأنصار فغدا الأنصاري إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وترك ضيفه إلى أهله ورجع مشيا فقال لأهله هل أطعمتم ضيفنا قيل له انتظرناك قال والله لا آكله وقالت المرأة والله لئن لم تأكله لا آكله وقال الضيف والله لئن لم تأكلوه لا آكله قال فلما رأيت ذلك ضربت بيدي فأكلت وأكلت المرأة وولدي وضيفي ثم غدوت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت بروا وحنثت فقال أنت أبرهم وأخيرهم.

عمرو بن شعیب رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے دادا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک مسلمان شخص کی ایک انصاری شخص نے مہمان نوازی کی، وہ انصاری رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں تھے اور اپنے مہمان کو اپنے گھر چھوڑ کر آگئے اور پھر پیدل اپنے گھر آئے۔ اپنے گھر والوں سے کہا کیا تم نے ہمارے مہمان کو کھانا کھلا دیا ہے۔ اس انصاری نے کہا: اللہ کی قسم میں کھانا نہیں کھاؤں گا اور عورت نے کہا: اللہ کی قسم اگر آپ نہیں کھاؤں گے تو میں بھی نہیں کھاؤں گی اور مہمان نے کہا اللہ کی قسم اگر تم دونوں نہیں کھاؤ گے تو میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ وہ انصاری کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ معاملہ دیکھا تو میں نے اشارہ کیا، پھر میں نے میری زوجہ نے اور میرے بیٹے اور میرے مہمان نے کھانا کھالیا۔ پھر صبح جب میں رسولِ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم

کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو عرض کی کہ مجھے اس قسم کو پورا کرنا چاہیے تھا یا توڑنا چاہیے تھا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ان سب قسم توڑنے والوں میں سے تم سب سے اچھے رہے۔“

حدثنا أبو نعيم الفضل نا أبو الأحوص عن عبد العزيز بن رفيع عن مجاهد قال نزل ضيف برجل من الأنصار فأبطأ الأنصاري على أهله فجاء فقال عشيتم ضيفي والله لا أطعم الليلة فقال الأنصاري بيت ضيفي الليلة بغير عشاء قربوا طعامكم فأكل وأكلوا معه فلما أصبح غدا على النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره بأمره فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أطعت الله وعصيت الشيطان.

حضرت مجاہد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی کے پاس ایک مہمان آیا وہ کسی کام کی وجہ سے اپنے گھر تاخیر سے آئے تو گھر والوں سے پوچھا کیا تم نے میرے مہمان کو کھانا کھلا دیا ہے؟ پھر کہا اللہ کی قسم میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ پھر انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کیا میرا مہمان آج کی رات بغیر کھائے گزارے گا، کھانا میرے قریب کرو تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اور سب گھر والوں و مہمان نے بھی کھانا کھایا تو جب صبح یہ صحابی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو سارا معاملہ عرض کیا تو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تو نے اللہ کی اطاعت اور شیطان کی نافرمانی کی۔“

حدثنا الوليد بن صالح نا أبو زيد عن سليمان عن أبي عثمان عن عبد الرحمن بن أبي بكر أنه كان عند أبي بكر ضيف أو

أضياف فاحتبس عند النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فلما جاء قال أما عشيته أو عشيتموهم عليه قال لا فغضب وسب وقال لا أطعم وقالت المرأة وأنا والله لا أطعم وقال الضيف أو الأضياف وأنا والله أو نحن والله لا نطعم فقال أبو بكر كلوا بسم الله إنما كانت الأولى من الشيطان.

حضرت عبد الرحمن بن ابو بکر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ کے پاس ایک یا چند مہمان آئے تو ایک رات آپ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں دیر تک موجود رہے پھر جب تشریف لائے تو فرمایا کیا تو نے یا تم نے مہمان کو کھانا نہیں دیا۔ کہا کہ نہیں تو آپ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جلال میں آ گئے اور مجھے بُرا بھلا کہا اور پھر یہ فرمایا کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا، آپ کی زوجہ نے کہا اللہ کی قسم میں بھی کھانا نہیں کھاؤں گی۔ اور ایک مہمان یا زیادہ مہمانوں نے کہا اللہ کی قسم میں یا ہم کھانا نہیں کھائیں تو صدیق اکبر رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھانا کھاؤ، پہلا والا معاملہ (قسم اُٹھانے والا) شیطان کی طرف سے تھا۔

حدثنا يحيى بن خلف نا عبد الأعلى نا الجريري عن أبي عثمان عن عبد الرحمن بن أبي بكر أن أبا بكر تضيفه رهط فقال لعبد الرحمن دونك أضيافك فإني منطلق إلى النبي صلى الله عليه وسلم فافرغ من قراهم قبل أن أجئ فأتاهم بما كان عنده فقال اطعموا فقالوا أين منزلنا قال اطعموا قالوا ما نحن بآكلين حتى يجئ منزلنا فقال اقبلوا عنا قراكم فإنه إن جاء ولم تطعموا لنلقين منه فأبوا فعرفت أنه سيجد علي فلما جاء تنحيت فقال ما صنعتم

بأضيافي فأخبروه فقال يا عبد الرحمن ثم قال يا غنثر أقسمت عليك إن كنت تسمع صوتي إلا أجبت فخرجت إليه فقلت سل أضيافك فقالوا صدق قد أتانا به فقال إنما انتظرتموني والله لا أطعم الليلة فقال الآخرون والله لا نطعم حتى تطعمه قال لم أر في الشر كالليلة قط ويلكم ما لكم ألا تقبلون عنا قراكم ثم قال هات طعامك فجاء به فوضع يده وقال بسم الله الأول من الشيطان فأكل وأكلوا .

حضرت عبدالرحمن بن ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُمَا سے روایت ہے کہ حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ کے پاس کچھ مہمان آئے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ نے (اپنے بیٹے) عبدالرحمن سے فرمایا: اپنے مہمانوں کو سنبھالو، میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جارہا ہوں اور میرے واپس آنے سے پہلے ان کی ضیافت سے فارغ ہو جانا۔ حضرت عبدالرحمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ کے پاس اس وقت جو کچھ تھا وہ مہمانوں کے سامنے لے آئے اور کہا کہ کھانا کھالیجئے۔ مہمانوں نے کہا کہ ہماری دعوت کرنے والے (صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ) کہاں ہیں ؟ حضرت عبدالرحمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ نے کہا آپ کھانا کھالیجئے تو انہوں نے کہا جب تک ہماری دعوت کرنے والے نہیں آتے ہم کھانا نہیں کھائیں گے۔ حضرت عبدالرحمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ نے کہا میری طرف سے دعوت قبول کرلیجئے کیونکہ اگر والد صاحب آگئے اور آپ نے کھانا نہ کھایا ہوا تو مجھے اُن سے ڈانٹ پڑے گی تو انہوں نے پھر بھی انکار کردیا۔ حضرت عبدالرحمن رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ فرماتے ہیں کہ میں نے جان لیا کہ والد صاحب مجھے تلاش کریں گے توجب صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡهُ آئے میں وہاں سے ہٹ گیا۔ پس آپ نے فرمایا کہ میرے مہمانوں کے ساتھ تم نے کیا کیا توان مہمانوں نے انہیں سب بتادیا تو

صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے کہا اے عبد الرحمن پھر کہا اے بے وقوف اگر تو میری آواز سن کر جواب نہیں دے گا تو میں تیرے لئے کوئی قسم اُٹھالوں گا تو میں نکل کر ان کے پاس آگیا۔ میں نے کہا آپ اپنے مہمانوں سے پوچھ لیجئے انہوں نے کہا یہ سچ کہہ رہے ہیں، یہ ہمارے پاس کھانا لائے تھے۔ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا: تم نے میرا انتظار کیا، اللہ کی قسم! آج رات میں کھانا نہیں کھاؤں گا تو ان لوگوں نے کہا اللہ کی قسم جب تک آپ نہیں کھائیں گے ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا میں نے آج کی رات جیسا شر کبھی نہیں دیکھا، تمہاری خرابی ہو تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم ہماری ضیافت قبول نہیں کرتے۔ پھر فرمایا کھانا لے آؤ تو کھانا لے آئے اور اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور پڑھا اللہ کے نام سے شروع پہلا والا معاملہ شیطان کی طرف سے تھا تو صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اور باقی لوگوں نے بھی کھانا کھایا۔

حدثنا محمد بن سهل نا حفص بن عمر عن الحكم عن عكرمة قال كان ضيف عند عبد الله بن رواحة فأمسى عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم أتى البيت فقال هل عشيتم ضيفي فقالت المرأة كان الطعام زهيدا يعني قليلا فخشينا أن تفرق عليه الأيدي وسمعناك تقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام الواحد يكفي الاثنين وطعام الاثنين يكفي الثلاثة فحلف عبد الله أن لا يتعشى وحلفت المرأة أن لا تأكل وحلف الضيف أن لا يأكل فقال عبد الله قربوا عشاءنا أبي فتعشوا ثم غدا على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره فقال كل يا ابن رواحة

فقال قد أكلت.

حضرت عکرمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن رواحہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے پاس ایک مہمان تھا تو عبد اللہ بن رواحہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے پاس شام ہو گئی پھر آپ گھر واپس آئے تو گھر والوں سے پوچھا کیا تم نے میرے مہمان کو کھانا کھلا دیا ہے؟ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی زوجہ نے کہا کھانا کم تھا، مجھے یہ خوف تھا کہ کھانا پورا نہیں ہو گا اور میں نے آپ کو سنا آپ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک کا کھانا دو کے لئے کافی ہے اور دو کا کھانا تین کے لئے کافی ہے۔ تو عبد اللہ بن رواحہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے قسم اُٹھائی کہ وہ رات کا کھانا نہیں کھائیں گے اور آپ کی زوجہ نے بھی قسم اُٹھائی کہ وہ بھی نہیں کھائے گی اور مہمان نے بھی قسم اُٹھائی کہ وہ بھی نہیں کھائے گا۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے فرمایا ہمارا رات کا کھانا لاؤ تو سب نے وہ کھانا کھایا۔ پھر صبح جب عبد اللہ بن رواحہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رسولِ کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اس معاملے کے بارے میں عرض کیا تو سیّد الانبیاء صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اے ابنِ رواحہ کھاؤ۔ تو حضرت عبد اللہ نے عرض کیا میں کھا چکا ہوں۔

حدثنا ابن الأصبهاني نا علي بن مسهر عن هشام بن عروة عن أبيه قال كان إبراهيم يأتيه الله تعالى بالضيف ليأجره فاحتبس عنه الضيف ثلاثا فقال لسارة لقد احتبس عنا الضيف وما نراه احتبس عنا إلا لما يراه من شدتنا على خدمنا افعلوا وافعلوا فإن جاء لا يخدمه غيري وغيرك.

حضرت عروہ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے آپ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ایک مہمان اللہ تعالیٰ نے بھیجا تا کہ اللہ اس کے ذریعے آپ کو

اجر عطا فرمائے۔ وہ مہمان تین دن تک ابراہیم علیہ السلام کے پاس رہا تو ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ سے فرمایا: ہمارے پاس مہمان رُکا رہا اور میرا خیال یہی ہے کہ یہ ہمارے پاس صرف اسی لئے رُکا رہا ہے کہ اس نے ہمیں بہت زیادہ خدمت کرنے والا دیکھا ہے، ایسا ہی کرو، ایسا ہی کرو تو اگر کوئی بھی مہمان آئے تو میرے اور تمہارے علاوہ کوئی بھی اس کی خدمت نہ کرے۔

حدثنا محمد بن علي السرخسي نا علي بن عاصم عن خالد الحذاء عن حميد بن هلال عن عبد الله بن الصامت عن أبي موسى قال مر الرسل بإبراهيم متنكرين فأضافهم فقال لسارة لقد نزل بنا اليوم قوم ما رأيت أحسن وجوها منهم ولا أطيب ريحا منهم وكانوا ثلاثة فقالت أنا أكفيك ما عندي فاكفني ما عندك فخبزت لهم وقام إلى عجل بقر فذبحه ثم حذ أو حفر له في الأرض خدا فأججه (نارا ثم وضع العجل فيه برأسه وأظلافه ما قالت له سارة لم فعلت هذا قال أحببت أن آتيهم به كما ذبحته يأكل من شاء منهم من رأسه ومن شاء من أظلافه فجاءت بالخوان فوضعته بين أيديهم وجاءت بما عندها فوضعته وجاء إبراهيم بالعجل فوضعه على الخوان فجعلت أيديهم لا تصل إليه فقال لهم إبراهيم ألا تأكلون قالوا يا إبراهيم إنا قوم لا نأكل شيئا إلا بثمن قال إن لطعامنا هذا ثمنا قالوا وما ثمنه قال تسمون الله إذا أكلتم وتحمدونه إذا فرغتم فإذا فعلتم ذلك فقد أعطيتمونا ثمنه قال فالتفت أحد الثلاثة إلى صاحبه من غير أن

يسمعه فقال حق له أن يتخذه الله تعالى خليلا ما ينساه على حال قال إبراهيم لو علمنا أنكم لا تأكلون عندنا لتمسكنا لا بلبن بقرتنا أن عامنا هذا يقول لم نذبح عجلها وإنما ذبحناه إرادة أن تأكلوا فقال أحد الثلاثة ابعثوا لإبراهيم عجل بقرته فزخ به أحد الثلاثة فقام أحسن ماكان وأسمه يشتد الى أمه ففزع ابراهيم عليه السلام وخاف أن يكون شئ حدث لم يعلم به قالوا لا تخف إنا أرسلنا إلى قوم لوط.

حضرت ابوموسیٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ ابراہیم علیہ السلام پر رُسُل وملائکہ کا گزر ہوا جو اجنبی تھے ابراہیم علیہ السلام نے ان کی مہمان نوازی کی اور حضرتِ سارہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے فرمایا آج ایسی قوم ہمارے پاس آئے ہے کہ ان جسے حسین چہروں والے اوران جیسی پیاری خوشبو والے لوگ میں نے کبھی نہیں دیکھے اور وہ تین تھے ۔ حضرت سارہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے کہا: میں آپ کی مدد کرتی ہوں اس سے جو میرے پاس ہے اورآپ میری مدد کیجئے اس سے جو آپ کے پاس ہے توحضرتِ سارہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا نے اُن کے لئے آٹا گوندھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام گائے کے بچھڑے کے پاس گئے اور اسے ذبح کر دیا۔ پھر آپ نے زمین کھودی یا اس بچھڑے کے لئے زمین میں گھڑھا کھودا، پھر اس گھڑھا کو آگ سے بھڑکایا اور اس میں بچھڑے کو اس کے سر اور کُھروں سمیت رکھا۔ حضرت سارہ نے آپ علیہ السلام سے کہا آپ نے یہ کیوں کیا؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مجھے یہ پسند ہے کہ جیسا میں نے اسے ذبح کیا کہ ان میں سے جو چاہے وہ اس کے سر میں سے کھائے اور جو چاہے اس کے کُھروں میں سے کھائے ۔ پھر حضرتِ سارہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا دستر خوان لے کر آئیں اور ان کے سامنے بچھادیا اور جو کچھ ان کے

پاس وہ لائیں، پھر اسے دستر خوان پر رکھ دیا اور ابراہیم علیہ السلام بچھڑا لے کر آ گئے اور اسے دستر خوان پر رکھ دیا۔ اُن رُسُلِ ملائکہ کے ہاتھ اس کھانے تک نہیں پہنچ رہے تھے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تمہیں کیا ہے کہ تم کھانا نہیں کھاتے۔ انہوں نے کہا اے ابراہیم علیہ السلام ہم ایسی قوم ہیں کہ کوئی بھی چیز ثمن کے بغیر نہیں کھاتے۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ہمارے اس کھانے کا ثمن ہے۔ فرشتوں نے کہا اس کا ثمن کیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب تم کھانا کھانے لگو تو اللہ کا نام لو اور جب کھا کر فارغ ہو جاؤ تو اللہ کی حمد کرو۔ جب تم نے یہ کر لیا تو تم نے اس کا ثمن ادا کر دیا۔

راوی فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کی بات سُن کر ان تین فرشتوں میں سے ایک اپنے صاحب کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ابراہیم علیہ السلام کا حق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل بنا تا، یہ تو کسی حال میں بھی اپنے رب کو بھولتے نہیں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اگر مجھے علم ہوتا کہ تم کھاؤ گے نہیں تو ہم اپنی گائے کے دودھ کے ساتھ ہی اس سال رُکے رہے اور اپنی گائے کو ذبح نہ کرتے۔ ہم نے تو اسی نیت سے اسے ذبح کیا کہ تم اسے کھاؤ تو ان تین میں سے ایک نے کہا کہ ابراہیم علیہ السلام کو ان کی گائے کا بچھڑا دے دو تو ایک فرشتے نے ابراہیم علیہ السلام کو بچھڑا دیا، وہ بچھڑا زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا اور پہلے سے زیادہ خوبصورت اور فربہ (موٹا) ہو گیا اور اپنی ماں کی طرف لپکا تو ابراہیم علیہ السلام کو خوف لاحق ہوا کہ کوئی ایسی چیز ظاہر نہ ہو جائے کہ جس کا انہیں علم نہ ہو۔ ان فرشتوں نے کہا کہ آپ خوف نہ کیجئے ہم قومِ لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

حدثنا عبيد الله بن عمر عن عمرو بن محمد عن أسباط عن السدی قال نزلت الرسل بابراهيم عليه السلام يتضيفونه

على فجائهم بعجل حنيذ فلما وضع بين أيديهم لم تصل إليه كف أو لم يتناولوا منه شيئا فقال لهم إبراهيم حين رآهم لا يطعمون مالكم لا تطعمون قالوا إنا قوم لا نصيب طعاما إلا بثمن فقال إبراهيم إن لطعامي هذا ثمنا قالوا وما ثمنه قال تذكرون الله عز وجل في أوله وتحمدونه في آخره فقال جبريل لميكائيل عليه السلام حق لهذا أن يتخذه الله خليلا.

حضرت سدی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس رُسلِ ملائکہ آئے جنہوں نے ابراہیم علیہ السلام سے مہمان نوازی کو طلب کیا تو ابراہیم علیہ السلام ان کے لئے بُھنا ہوا بچھڑا لے کر آئے۔ جب ابراہیم علیہ السلام نے وہ بچھڑا ان کے سامنے رکھا تو اس تک ان کا ہاتھ نہ پہنچا یا وہ اس میں سے کچھ کھایا تو ابراہیم علیہ السلام نے اُن کو جب دیکھا کہ وہ نہیں کھا رہے تو فرمایا: تمہیں کیا ہے کہ تم کھاتے نہیں ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہم ایسی قوم ہیں کہ ہم بغیر ثمن کے کھانے کو اپنے لئے نہیں پاتے تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے اس کھانے کا ثمن ہے، فرشتوں نے عرض کیا وہ ثمن کیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اس کھانے کے شروع میں تم اللہ کا ذکر کرو اور اس کے آخر میں تم اللہ کی حمد کرو تو جبریل علیہ السلام نے میکائیل علیہ السلام سے کہا ابراہیم علیہ السلام کا حق ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنا خلیل بنائے۔

حدثنا محمد بن سهل نا إسماعيل بن عبد الكريم حدثني عبد الصمد قال سمعت وهب بن منبه قال بعث الله تعالى الملائكة فأتوا إبراهيم عليه السلام فلما رآهم راعه هيئتهم

وجمالهم فسلموا عليه وجلسوا إليه فقام ليقرب إليهم قرى فقالوا له مكانك فقال بل دعوني آتيكم بما ينبغي لكم فإن لكم حقا ولم يأتنا أحد بالكرامة منكم وأمر بعجل سمين يعني شواء فقرب إليهم الطعام فلما رأى أيديهم لا تصل إليه نكرهم وأوجس منهم خيفة.

حضرت عبد الصمد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت وہب بن منبہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا تو وہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے، جب ابراہیم علیہ السلام نے ان کو دیکھا تو ان کے جسم کی بناوٹ اور حُسن نے ابراہیم علیہ السلام کو ڈرایا تو ان فرشتوں نے سلام کیا اور ابراہیم علیہ السلام کے پاس آکر بیٹھ گئے۔ ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے کہ ان کے پاس ان کا مہمان نوازی کا کھانا رکھیں تو ان فرشتوں نے کہا کہ آپ اپنی جگہ پر ہی رہیں تو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا مجھے اجازت دو کہ میں تمہارے پاس وہ چیزوں لاؤں جو تمہارے لئے ہونی چاہیے کیونکہ تمہارا حق ہے اور ہمارے پاس کوئی بھی تم سے معزز مہمان نہیں آیا اور آپ نے ایک فربہ بھنے ہوئے بچھڑے کے بارے میں حکم دیا۔ پھر ان فرشتوں کے قریب اس کھانے کو رکھا گیا جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ اس کھانے تک ان کے ہاتھ نہیں پہنچ رہے تو اُن کو اجنبی گمان کیا اور دل ہی دل میں خوف کرنے لگے۔

حدثنا الحسن بن عبد العزيز عن الحارث عن وهب بن زيد قال أتى إبراهيم عليه السلام ضيوف لم ير مثلهم صورهم وأرواحهم وكلامهم فخرج فأخذ عجلا فشواه فأتاهم به فقال ألا تأكلون فلما رآهم لا يأكلون الطعام نكرهم فقال كلوا وأدوا

حق طعامنا قالوا وما حقه قال تسمون إذا أردتم أن تأكلوا وتحمدون إذا فرغتم فقال بعضهم لبعض حق لله تعالى أن يتخذ إبراهيم خليلا.

حضرت وہب بن زید رَضِيَ ٱللَّٰهُ عَنۡهُ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ابراہیم علیہ السلام کے پاس کچھ ایسے مہمان آئے کہ ان کی مثل صورت میں روح میں اور کلام میں ابراہیم علیہ السلام سے پہلے کوئی نہ دیکھا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام گئے ایک بچھڑا پکڑا اور اس کو بھون کر اُن کے پاس لائے پھر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کیا تم کھانا نہیں کھاؤ گے پھر جب دیکھا کہ وہ کھانا نہیں کھا رہے تو انہیں اجنبی گمان کیا۔ پھر کہا کھاؤ اور ہمارے کھانے کا حق ادا کرو۔ انہوں نے کہا اس کا حق کیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے کہا جب کھانے کا ارادہ کرو تو اللہ کا نام لو اور جب تم کھا کر فارغ ہو جاؤ تو اللہ کی حمد کرو تو ان کے بعض نے بعض سے کہا اللہ تعالیٰ کے لئے حق ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنائے۔

حدثنا محمد بن الصباح نا خلف بن خليفة نا يزيد بن كيسان عن أبي حازم عن أبي هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم فإذا هو بأبي بكر وعمر قال ما أخرجكما قالا الجوع قال وأنا والذي نفسي بيده أخرجني الذي أخرجكما فأتى رجلا من الأنصار فإذا بالمرأة فلما نظرت إليه قالت مرحبا وأهلا قال أين فلان قالت يستعذب لنا من الماء فبينا هو كذلك إذ جاءهم فلما نظر إلى النبي صلى الله عليه وسلم وصاحبيه كبر وقال ما أحد أكرم من أضيافنا فجاءهم بعذق فيه بسر ورطب

فقال النبي صلى الله عليه وسلم ألا أجتنيته قال تخيروا على أعينكم فأخذ المدية فقال له النبي صلى الله عليه وسلم إياك والحلوب فذبح لهم وأكلوا من العذق وشربوا من الماء قال لتسألن عن هذا النعيم يوم القيامة أخرجكم الجوع فلم ترجعوا حتى أصبتم هذا النعيم.

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ایک دن گھر سے نکلے تو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو دیکھا تو سرورِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے گھر سے نکالا ہے؟ ان دونوں نے عرض کی بھوک نے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے بھی اسی چیز نے گھر سے نکالا ہے جس نے تم دونوں کو نکالا ہے۔ تو انصار میں سے ایک شخص آیا، ایک عورت نے اُس شخص کو دیکھا تو کہا خوش آمدید، اُس انصاری نے اس عورت سے پوچھا فلاں کہاں ہے؟ اس عورت نے کہا ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، ابھی وہ دونوں بات ہی کر رہے تھے کہ وہ شخص آگیا جب اس نے نبی مکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور آپ کے دونوں صاحبوں کو دیکھا تو کہا "اللہ اکبر" اور کہنے لگا کہ ہمارے مہمانوں سے زیادہ معزز کوئی مہمان نہیں، پھر سب کے لئے خشک اور تر کھجوروں کے گچھے لے کر آئے۔ نبیٔ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا تم نے گچھے سے کھجوریں کیوں نہیں نکالی، عرض کی اس لئے کہ آپ اپنی مرضی سے خود لیں پھر چھری پکڑی تو نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: دودھ مت لانا، تو انہوں نے ان سب مہمانوں کے لئے جانور ذبح کیا۔ ان سب نے کھجوروں کے گچھے سے کھایا اور پانی پیا۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم سے قیامت کے دن اس نعمت کے بارے میں سوال

ہو گا کہ تمہیں بھوک نے گھر سے نکالا تھا پھر تمہارے واپس جانے سے پہلے تم نے اس نعمت کو پالیا۔

حدثنا محمد بن عبد الملك نا سعيد بن عفير حدثني يحيى بن أيوب عن يزيد بن الهاد حدثني محمد بن إبراهيم عن الحويرث بن الرئاب قال بينا أنا بالأثاية إذ خرج علي إنسان من قبر يلتهب وجهه ورأسه نارا في جامعة من حديد قال اسقني فخرج إنسان في أثره فقال لا تسق الكافر وأخذ بطرف السلسلة فجذبه حتى دخلا القبر فبركت الناقة بعرق الظبية فصليت المغرب والعشاء ثم ركبت حتى صبحت المدينة فأتيت عمر فأخبرته فأرسل إلى مشيخة في كتفي الصفراء فقالوا هذا رجل مات في الجاهلية ولم ير للضيف حقا.

حضرت حویرث بن رباب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا میں مقامِ اثایہ میں تھا کہ قبر سے انسان نکلا، اس کا چہرہ اور سر آگ سے بھڑک رہے تھے اور وہ چہرہ اور سر لوہے کی زنجیر میں جکڑے ہوئے تھے، اس نے کہا مجھے پانی پلادو تو اسی جگہ سے ایک اور انسان نکلا اور اس نے کہا کافر کو پانی نہ پلانا اور زنجیر کے ایک طرف کو پکڑا اور اسے کھینچا یہاں تک کہ وہ دونوں قبر میں داخل ہو گئے اور پھر اونٹنی وادی کے پہاڑ کے پاس بیٹھ گئی تو میں نے مغرب اور عشاء پڑھی، پھر میں اونٹنی پر سوار ہو گیا یہاں تک کہ میں مدینے پہنچ گیا تو میں حضرتِ عمر کی بارگاہ میں گیا اور ان کو اس معاملہ کی خبر دی تو حضرتِ عمر نے مجھے وادی کے درمیان رہنے والے بڑی عمر کے لوگوں کے پاس بھیجا تو انہوں نے کہا کہ یہ بندہ دورِ جاہلیت میں مرا تھا اور مہمان کا کوئی حق نہیں مانتا تھا۔

حدثنا هارون بن سفيان نا زينب بنت سليمان بن علي بن

عبد الله بن عباس قالت سمعت عبيد الله بن حسن بن حسن بن علي يقول لابنة أخيه إذا جاءك ضيف فضعي وسادتك له فإن الرحمة لا تزال تجري عليك ما دام ضيفك على وسادتك وما كان عندك من شئ فقدميه قال ولو خبزا وزيتا.

حضرت زینب بنت سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے عبید اللہ بن حسن بن حسن بن علی کو فرماتے ہوئے سنا وہ اپنی بھتیجی سے کہہ رہے تھے جب تمہارے پاس کوئی مہمان آئے تو اپنا تکیہ اسے دے دیا کرو کیونکہ جب تک تیرا مہمان تیرے تکیہ پر رہے گا اس وقت تک تجھ پر رحمت نازل ہوتی رہے گی اور تیرے پاس جو چیز بھی ہو تو اسے پیش کر دے اگرچہ روٹی ہو اور زیتون کا تیل ہو۔

حدثنا إسحاق بن إسماعيل نا جرير عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق الضيف ثلاث فما زاد فهو صدقة.

حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا کہ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مہمان کو حق تین دن تک ہے تو جو تین دن سے زیادہ ہے وہ صدقہ ہے۔

حدثنا مسدد عن حماد وحفص عن ليث عن زياد أبي المغيرة عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الضيافة ثلاث فما كان فوق ذلك فهو صدقة وعلى الضيف أن يتحول ولا يؤثم أهل منزله.

حضرت ابوہریرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی پاک صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا مہمان نوازی تین دن ہے تو جو تین دن سے زیادہ ہے وہ صدقہ ہے اور مہمان پر لازم ہے کہ وہ واپس چلا جائے اور گھر والوں کو قصوروار نہ ٹھہرائے۔

حدثنا خالد بن خداش نا ابن وهب عن عمرو عن دراج أبي السمح عن أبي الهيثم عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الضيافة ثلاثة فما حبس بعد فهو عليه زكاة.

حضرت ابو سعید رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ نبی کریم صَلَّى ٱللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہے تو اس کے بعد بھی جو شخص رُکا رہے تو وہ اس پر زکوٰۃ ہے۔

حدثنا أبو بكر نا جرير عن الأعمش عن نافع قال نزل ابن عمر على قوم فلما مضت ثلاثة أيام قال يا نافع انفق علينا من مالنا فلا حاجة لنا أن يتصدق علينا.

حضرت نافع رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک قوم کے پاس ٹھہرے تو جب تین دن گزر گئے ارشاد فرمایا اے نافع! ہم پر ہمارے مال میں سے خرچ کرو ہمیں حاجت نہیں کہ ہم پر صدقہ کیا جائے۔

حدثنا عبيد الله بن عمر نا رجل نا أبو أمية بن علي حدثني نافع عن ابن عمر أنه كان إذا كان بمكة نزل آل أسيد فيأتونه بلطفهم في ثلاثا فإذا كان يوم الرابع قال كفوا عنا صدقتكم.

حضرت نافع رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ، عبد اللہ بن عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ عبد اللہ ابن عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا جب مکے میں تھا تو حضرت اسید کی اولاد کے پاس ٹھہرے، لوگ تین دن تک اپنے تحفے آپ کے پاس لاتے رہے جب چوتھا دن تھا تو عبد اللہ بن عمر رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُمَا نے ارشاد فرمایا: ہم سے اپنے صدقوں کو روک دو۔[٦]

---

٦ یہاں پر کتاب "إكرام الضيف" ختم ہوئی۔

تکملہ إکرام الضیف
از مترجم[۷]

امام علی بن حسام الدين متقي هندي متوفی952 ھ حدیث نقل کرتے ہیں:"الضيف يأتي برزقه، ويرتحل بذنوب القوم،يمحص عنهم ذنوبهم "۔رواہأبو الشيخ عن أبي الدرداءرضي الله تعالي عنه[۸] مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے[۹] اور کھلانے والوں کے گناہوں کو لے کر جاتا ہے،ان کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں[۱۰]۔اسے ابو الشیخ نے ابو درداء رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت کیا۔

---

۷ یہ تکملہ مفسر اعظم پاکستان، حضور فیض ملت مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوّر اللہ مرقدہٗ وارضاہ عنّی کی خواہش کے مطابق لکھا گیا جیسا کہ مقدّمہ میں حضرت نے اس کے بارے میں تحریر فرمایا۔

۸ كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال،حرف الضاد، كتاب الضيافة من قسم الأقوال، الفصل الأول في الترغيب في الضيافة،رقم ۲۵۸۳۰

۹ امام زین الدین عبد الرؤوف المناوی حنفی متوفی ۱۰۳۱ھ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:(برزقه)معه بمعنى حصول البركة عند المضيف(التيسير بشرح جامع الصغير،حرف الطاء)یعنی:اس کا معنی یہ ہے کہ مہمان میزبان کے پاس برکت لے کر آتا ہے۔

۱۰ امام زین الدین عبد الرؤوف المناوی حنفی متوفی ۱۰۳۱ھ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:"أي بسببه يمحص الله عنهم ذنوبهم والمراد الصغائر"(التيسير بشرح جامع الصغير،حرف الطاء۲/ ۱۱۳) یعنی:مہمان کے سبب سے اللہ پاک ان کے گناہ مٹا دیتا ہے،اور گناہوں سے مراد صغیرہ گناہ ہیں۔

امام أبو بكر أحمد بن حسين بيهقي متوفی 458ھ حدیث روایت کرتے ہیں: عن أبي هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : من أطعم أخاه المسلم شهوته حرمه الله على النار ". [11]

یعنی، جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دے [12]۔ اسے امام بیہقی نے "شعب الإيمان" میں ابو ہریرہ رَضِيَ ٱللَّهُ عَنْهُ سے روایت کیا۔

امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری متوفی 405ھ حدیث روایت کرتے ہیں: "عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما قال : قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : من أطعم أخاه خبزا حتى يشبعه و سقاه ماء حتى يرويه بعده الله عن النار سبع خنادق بعد ما بين خندقين مسيرة خمسمائة سنة ". [13]

---

۱۱ الجامع لشعب الإيمان، كتاب الزكاة، باب ماجاء في إطعام الطعام وسقي الماء، تحت الحديث برقم :۳۱۰۹

۱۲ امام زین الدین عبد الرؤوف المناوی حنفی متوفی ۱۰۳۱ھ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: " أي نار الخلود التي أعدت للكافرين "(التيسير بشرح جامع الصغير،حرف الميم،۲/ ۴۰۰)
یعنی: وہ آخرت کی ہمیشگی والی آگ جو کہ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

۱۳ الجامع لشعب الإيمان، كتاب الأطعمة، فضيلة إطعام الطعام، برقم :۷۲۵۴ ، ۵/ ۱۷۸

یعنی، جو اپنے مسلمان بھائی کو کھلائے یہاں تک کہ اُس کا پیٹ بھر جائے اور اُسے پانی پلائے یہاں تک کہ اُس کی پیاس بجھ جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے ایسی سات خندقوں کے برابر دُور کردے گا جن میں سے ہر دو خندقوں کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہو"۔

امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ حدیث لکھتے ہیں:"عن عائشة قالت قال رسول الله : إن الملائكة لا تزال تصلّي على أحدكم ما دامت مائدته موضوعة ".[۱۴]

یعنی، جب تک تم میں سے کسی کا دستر خوان بچھا رہتا ہے[۱۵] اتنی دیر تک فرشتے اس پر درود[۱۶] بھیجتے رہتے ہیں[۱۷]"

امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ حدیث لکھتے ہیں:عن ابن عباس

---

۱۴ الجامع لشعب الإيمان، كتاب إكرام الضيف، فصل فى التكف للضيف عند القدرة عليه تحت الحديث، برقم۹۱۷۹و۱۲/ ۱٤۱

۱۵ امام زین الدین عبد الرؤوف المناوی حنفی متوفی ۱۰۳۱ھ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:أي مدّة دوام وضعها للأضياف ونحوهم(التيسير بشرح جامع الصغير،حرف الهمزة، ۱/ ۳۰۲)یعنی:جب تک وہ دستر خوان مہمانوں وغیرہ کے لیے بچھا رہتا ہے۔

۱۶ رحمت کی دعا۔

۱۷ امام زین الدین عبد الرؤوف المناوی حنفی متوفی ۱۰۳۱ھ اس کی شرح میں لکھتے ہیں :أي تستغفر له"(التيسير بشرح جامع الصغير،حرف الهمزة،۱/ ۳۰۲) یعنی:فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے ہیں۔

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخير أسرع إلى البيت الذي يؤكل فيه من الشفرة إلى سنام البعير. [۱۸]

یعنی، جس گھر میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے، اس گھر میں خیر و برکت اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے جتنی جلد چُھری اونٹ کے کوہان کی طرف سے [۱۹]۔

امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی متوفی ۴۵۸ھ حدیث شریف روایت کرتے ہیں: ”عن عبد الحميد قال : سمعت أنس بن مالك يقول : إن زكاة الرجل في داره أن يجعل فيها بيتاً للضيافة “. [۲۰]

امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ حدیث شریف روایت کرتے ہیں:

عن أبي مسعود الأنصاري قال كان رجل من الأنصار يقال له أبو

---

۱۸ الجامع لشعب الإيمان، كتاب إكرام الضيف، فصل فى التكف للضيف عند القدرة عليه تحت الحديث برقم:۹۱۷۷، ۱۲/ ۱۴۰

۱۹ امام زین الدین عبد الرؤوف المناوی حنفی متوفی ۱۰۳۱ھ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: شبه سرعة وصول الخير إلى البيت الذي يضاف فيه بسرعة وصول الشفرة إلى السنام لأنه أول ما يقطع ويؤكل لمزيدلذته(التيسير بشرح جامع الصغير،حرف الخاءو۱/ ۵۳۶)یعنی: جس گھر میں مہمانوں کو کھانا کھلایا جائے اس میں بھلائی کے جلدی آنے کو اونٹ کے کوہان کی طرف سے آنے والی چھری سے اس لیے تشبیہ دی گئی ہے کیونکہ اونٹ جانوروں میں سب سے پہلے کاٹا گیااور کھایا گیااس میں لذت کے زیادہ ہونے کی وجہ سے۔

۲۰ الجامع لشعب الإيمان، كتاب إكرام الضيف، فصل فى التكف للضيف عند القدرة عليه تحت الحديث برقم : ۹۱۸۰، ۱۲/ ۱۴۲

شعيب وكان له غلام لحّام فرأى رسول الله صلى الله عليه وسلم فعرف في وجهه الجوع فقال لغلامه ويحك اصنع لنا طعاما لخمسة نفر فإني أريد أن أدعو النبي صلى الله عليه وسلم خامس خمسة قال فصنع ثم أتى النبي صلى الله عليه وسلم فدعاه خامس خمسة واتبعهم رجل فلما بلغ الباب قال النبي صلى الله عليه وسلم إنّ هذا اتبعنا فإن شئت أن تأذن له وإن شئت رجع قال لا بل آذن له يا رسول الله.[21]

یعنی: حضرت ابو مسعود انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ایک انصاری شخص جن کو ابو یعقوب کہا جاتا تھا ان کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچتا تھا انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا تو انہوں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرے پر بھوک کو محسوس کیا تو اپنے غلام سے کہا کہ تمہاری خرابی ہو ہم پانچ افراد کے لیے کھانا بناؤ کیونکہ میرا یہ ارادہ ہے کہ چار افراد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعوت دوں تو اس نے کھانا تیار کیا پھر اس نے چار افراد کو اور نبی مکرّم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی تو حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ ایک شخص اور آگیا جب اس انصاری کے دروازے پر پہنچے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس انصاری سے فرمایا کہ یہ ہمارے ساتھ آیا ہے تو اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور اگر چاہو تو

---

٢١ صحيح مسلم كتاب الأشربة باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه إلخ رقم :٢٠٣٦،٣/ ١٦٠٨

یہ واپس چلا جائے اس انصاری نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ واپس نہ جائے بلکہ میں اس کو اجازت دیتاہوں۔

امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری متوفی ۲۶۱ھ حدیث شریف روایت کرتے ہیں:

عن أنس أن جاراً لرسول الله صلى الله عليه وسلم فارسياً كان طيب المرق فصنع لرسول الله صلى الله عليه وسلم ثم جاء يدعوه فقال وهذه لعائشة فقال لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا فعاد يدعوه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذه قال لا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ثم عاد يدعوه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذه قال نعم في الثالثة فقاما يتدافعان حتى أتيا منزله".[۲۲]

یعنی، اس باب میں ایک اور حدیث ہے راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک فارسی شخص پڑوسی تھا جو کہ سالن بہت اچھا بناتا تھا تو اس نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا پھر وہ حضور اکرم ﷺ کو دعوت دینے کے لیے گیا تو رسول اللہ ﷺ نے عائشہ کے لیے فرمایا اور یہ بھی آجائیں؟ تو اس فارسی شخص نے کہا کہ نہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی نہیں آتا پھر وہ فارسی شخص دوبارہ آیا اور نبی پاک ﷺ کو دعوت دی تو رسول کریم ﷺ نے عائشہ کے لیے

۲۲ صحيح مسلم كتاب الأشربة باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه إلخ رقم: ۲۰۳۷، ۳/ ۱۶۰۹

فرمایا اور یہ ؟ تو تیسری مرتبہ پوچھنے پر انہوں نے عرض کی کہ جی ہاں، تو رسول اللہ ﷺ اور عائشہ دونوں کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے کو (چلتے ہوئے) آگے کرنے لگے یہاں تک کہ اس فارسی شخص کے گھر آ گئے۔[۲۳]

---

۲۳ امام اَبوز کریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی متوفی ۶۷۶ھ نے آخر الذکر دونوں حدیثوں کو ذکر کر کے ان کی شرح میں جو کچھ لکھا اس کا مفہوم پیش خدمت ہے: " بہر حال پہلی حدیث شریف تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ جسے دعوت دی گئی ہو اگر اس کے ساتھ کوئی شخص بغیر دعوت کے آنا چاہے تو جسے دعوت دی گئی ہو اسے اختیار ہے کہ اس کے لیے اجازت نہ لے اور اسے منع کر دے اور اگر وہ دعوت دینے والے کے گھر کے دروازے پر آ جائے تو بہتر یہ ہے کہ وہ گھر والے کو اس کی خبر دے دے تاکہ وہ چاہے تو اسے اجازت دے دے اور اگر چاہے تو اسے منع کر دے اور دعوت دینے والے کو اگر اس کے آنے سے کوئی فساد والا معاملہ لگے مثال کے طور پر اس سے دیگر مہمانوں کو تکلیف پہنچتی ہو یا اس کے فسق کی وجہ سے دیگر لوگ متہم ہوں وغیرہ تو صاحب دعوت اسے اجازت نہ دے اور اگر اس طرح کا کوئی خوف اس سے نہ ہو تو مستحب یہ ہے کہ اسے اجازت دے دی جائے اور گھر والے کو چاہیے کہ اسے نرمی کرتے ہوئے لوٹائے اور اگر ہو سکے تو اسے کھانے میں سے کچھ دے دے تاکہ اسے لوٹانا ایک اچھے انداز سے ہو۔

اور دوسری حدیث جو کہ فارسی شخص کے واقعے میں وارد ہوئی تو یہ دوسری صورت ہے کہ یہاں پر کوئی ایسا عذر ہو گا جس کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے دعوت قبول کرنے سے انکار کیا اور نبی مکرم ﷺ کو اختیار تھا کہ اس دعوت کو قبول فرماتے یا پھر رد کر دیتے تو رسول اللہ ﷺ دو جائز چیزوں میں سے ایک کو اختیار کیا اور وہ دعوت کی قبولیت کو ترک کرنا تھا مگر اس صورت میں کہ امّ المؤمنین حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دعوت دے دی جائے کیونکہ یا تو امّ المؤمنین کو بھوک در پیش ہو گی یا اس کے علاوہ اور کوئی مسئلہ ہو گا تو رسولِ اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند جانا کہ امّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کو چھوڑ کر صرف سرکار ﷺ کو دعوت دی جائے اور یہ آپ ﷺ کے خوبصورت سلوک اور مصاحبت کے حقوق اور زوجین کے تعلق کے آداب میں سے ہے تو جب امّ المؤمنین حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا لیے اجازت دی تو سرورِ عالم ﷺ نے دوسری جائز چیز (دعوت قبول کرنا) کو اختیار کیا کیونکہ آپ جس چیز کو چاہتے تھے وہ حاصل ہو گئی۔"

شرح النووي على صحيح مسلم كتاب الأشربة باب ما يفعل الضيف إذا تبعه غير من دعاه إلخ، ۳/ ۱۷۶

ماخذومراجع

۞ صحيح مسلم،المؤلف: مسلم بن الحجاج أبو الحسن القشيري النيسابوري (المتوفى: ٢٦١هـ)الناشر: دار الكتب العلمية، بيروت

۞ شعب الإيمان،المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: ٤٥٨هـ)
الناشر: مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض،الطبعة الأولى: ١٤٢٣ هـ - ٢٠٠٣ م

۞الجامع لشعب الإيمان،المؤلف: أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخُسْرَوْجِردي الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى: ٤٥٨هـ)
الناشر:مكتبة دار المعرفة بيروت، لبنان، الطبعة الأولى: ١٤١٠ هـ

۞ كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال،المؤلف: علاء الدين علي بن حسام الدين ابن قاضي خان القادري الشاذلي الهندي البرهانفوري ثم المدني فالمكي الشهير بالمتقي الهندي (المتوفى: ٩٧٥هـ)المحقق: بكري حياني - صفوة السقا، الناشر: مؤسسة الرسالة بيروت

۞ التيسير بشرح الجامع الصغير:زين الدين محمد المدعو بعبد الرؤوف بن تاج العارفين بن علي بن زين العابدين الحدادي ثم المناوي القاهري (المتوفى:١٠٣١هـ)،مكتبة الإمام الشافعي الرياض،الطبعة الثالثة: ١٤٠٨هـ - ١٩٨٨م

۞ شرح النووي على صحيح مسلم،المؤلف : أبو زكريا يحيى بن شرف بن مري النووي،الناشر : دار إحياء التراث العربي،بيروت،الطبعة الأولى: ١٤٢١ هـ- ٢٠٠٠ م

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

طلاقِ ثلاثہ کا شرعی حکم

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

العروة في الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

خُدا چاہتا ہے رضائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

حضرت خواجہ صوفی محمد اشرف نقشبندی مجدّدی مدظلہ العالی

تخریج وحواشی

شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان)

ناشر

جمعیتِ اشاعتِ اہلسنّت پاکستان

توہینِ رسالت
اور اسلامی قوانین

تالیف

شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق و تخریج — ترجمہ و حواشی

علامہ عبد اللہ فہیمی مدظلہ العالی — مفتی ابو محمد اعجاز احمد مدظلہ العالی

تقدیم

حضرت علامہ مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(شیخ الحدیث و رئیس دار الافتاء جامعۃ النور)

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان